الحمد لله رب العالمین

مثنوی میر حسن

در بلدۂ لکھنؤ طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں پہلی توحید یزداں رقم
جھکا جس کی سجدہ کو اوّل قلم

سر لوح پر رکھ بیاض جبیں
کہا دوسرا کوئی تجسا نہیں

قلم پھر شہادت کی انگلی اوٹھا
ہوا حرف زن یوں کہ ربّ العلا

نہیں کوئی تیرا نہ ہوگا شریک
تیری ذات ہی وحدہٗ لاشریک

پرستش کی قابل ہی تو ای کریم
کہ ہی ذات تیری غفور الرحیم

رہ چھوڑیں تیری عزو جل
تجھی سجدہ کرتا چلوں سر کی بل

وہ الحق کہ ایسا ہی معبود ہے
قلم جو لکھی اوس سی افزود ہے

سبہونکا وہی دین و ایمان ہی
یہہ ہین دل تمام اور وہی جان ہی

تر و تازہ ہے اوس سی گلزار خلق
وہ ابر کرم ہی ہوا دار خلق

اگرچہ وہ بی فکر و غیوّر ہے
ولی پرورش سبکی منظور ہے

کسی سی بر آوی نہ کچہہ کام جان
جو وہ مہربان ہو تو کل مہربان

اگرچہ یہاں کیا ہی اور کیا نہیں
پر اوس بن تو کوئی کسیکا نہیں

موئی پر نہیں اوس سی رفت و گذشت
اوسیکی طرف سبکی ہی بازگشت

نعت حضرت رسالت پناہ

رہا کون اور کسکی بابت رہی
نہان سب مین اور سب مین آشکار
وہ ہی سب مین اوسکی وہ ہی سب سی بیشتر
چمن مین ہی وحدت کی یکتا وہ گل
اوسی سی ہی کعبہ اوسی سی کنشت
جسی چاہی جنت مین دیوی مقام
وہی مالک الملک دنیا و دین
سدا ہی نمودون کی اوس سی نمود
اوسیکی نظر سی ہی ہم سبکی دید
وہی نور ہی سب طرف جلوہ گر
نہین اوس سی خالی غرض کوئی شے
نہ گوہر مین ہی وہ نہ ہی سنگ مین
وہ ظاہر مین ہر چند ظاہر نہین
تامل سی کیجے اگر غور کچھ
اوسی گل کی ہی بو سی خوشبو گلاب
پر اوس جوش مین آگی تہنا نہین
قلم کو زبان لاوی اپنی ہزار
کہ عاجز ہی یہان انبیا کی زبان
اس عہدی سی کوئی بہی نکلا نہین
وہ معبود یکتا خدائی جہان
دیا عقل و ادراک اوسنی ہمین
بیمبر کو بہیجا ہماری لیے
جہان کو اونہون نی دیا انتظام

ہوئی اور جیتی وہی ہی شے
یہہ سب اوسکی عالم ہین ہژدہ ہزار
ہمیشہ سی ہی اور رہیگا ہمیشہ
کہ مشتاق ہین جسکی یہان جزو کل
اوسیکا ہی دوزخ اوسیکا بہشت
جسی چاہی دوزخ مین رکہی مدام
ہی قبضہ مین اوسکی زمان و زمین
دل بستگان کو ہی اوس سی کشود
اوسی کی سخن پڑہی گفت و شنید
اوسیکی یہہ ذرّی ہین شمس و قمر
وہ کچھ شی نہین پر ہر ایک شی مین ہی
ولیکن چمکتا ہی ہر رنگ مین
یہ ظاہر کوئی اوس سی باہر نہین
تو سب کچھ ہی ہا ہی نہین اور کچھ
پہری ہی لئی ساتہہ دریا حباب
سمجھنی کی ہی بات کہنا نہین
لکہی کس طرح حمد پروردگار
زبان قلم کو یہہ قدرت کہان
سوا عجز درپیش یہان کچھ نہین
کہ جسنی کیا کن مین کون و مکان
کیا خاک سی پاک اوسنی ہمین
وصی اور امام اوسنی پیدا کئی
برائی بہلائی سو جہائی تمام

بنا سایہ اوسکا لطیف اسقدر | نہ آیا لطافت کی باعث نظر
عجب کیا جو اوس گل کی سایہ نہو | کہ تہا وہ گل قدرت حق کے بو
خوش آیا نہ سایہ کو ہونا جدا | اوسی نور حق سے رہا زیر پا
نہ ڈالی کسی شخص پر اپنی چہانو | کسی کا نہ نہہ دیکہا دیکہہ اوسکی پانو
وہ ہوتا زمین گیر کیا فرش پر | قدم اوسکی سایہ کا تہا عرش پر
نہونی کی سایہ کی ایک وجہ اور | مجہی خوب سوجہی یہ ہی شرط غور
جہان تک کہ تہی بہانکی اہل نظر | سمجہہ مایہ نور کحل البصر
سبہون نی لیا پتلیون پر اوٹہا | زمین پر نہ سایہ کو گرنے دیا
سیاہی کی پتلی کا ہی یہہ سبب | وہی سایہ پہرتا ہی آنکہون میں اب
وگرنہ یہہ تہی چشم اپنے کہان | اوسی سی یہہ روشن ہی سارا جہان
نظر سی جو غائب وہ سایا رہا | ملایک کی دل مین سمایا رہا

منقبت حضرت امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کی

نہین ہمسر اوسکا کوئے جز علی | کہ بہائی کا بہائی وصی کا وصی
ہوئی جو نبوت سے پر تمام | ہوئی نعمت اوسکے وصی پر تمام
جہان فیض سی اونکی ہی کامیاب | نبی آفتاب و علی ماہتاب
علی دین و دنیا کا سردار ہی | کہ مختار کے گہر کا مختار ہی
دیار امامت کی گلشن کا گل | بہار ولایت کا باغ سنبل
علی راز دار خدا اوسنے | خبردار سر خفی وسنے
علی بندۂ خاص درگاہ حق | علی سالک و رہرو راہ حق
علی وسے ابن عم رسول | لقب شاہ مردان و زوج بتول
کہی یون جو چاہی کوئی بیسری | یہ نسبت علی کو نہین غیر سی
خدا نفس پیغمبرش خواندہ است | دگر را فضیلت بکس ماندہ است
یہان بات کی اب سمائی نہین | نبی اور علی مین جدائی نہین

تعریف اصحاب پاک کے

سلام اونپر جو اوسکی اصحاب ہین

سوا تیری الفت کی اور سب ہی ہیچ	یہی ہو نہ ہو اور رکھیو اسے ہیچ
جو غم ہو تو ہو آلِ احمد کا غم	سوا اس الم کی نہو مجھ کو الم
رہی سب طرف سی میری دل کو چین	بحقِ حسن اور بحقِ حسین
کسی سی نہ کرنی پڑی التجا	تو کر خود بخود میری حاجت روا
صحیح اور سالم سدا مجکو رکھہ	خوشی سی ہمیشہ خدا مجکو رکھہ
میری آل و اولاد کو شاد رکھہ	میری دوستون کو تو آباد رکھہ
مین کہاتا ہو جنکا نمک اے کریم	سدا رحم کر اون پہ تو اے کریم
جیئون آبرو اور حرمت کے ساتھہ	رہون مین عزیزون مین عزت کے ساتھہ
بر آوین میری دین و دنیا کی کام	بحقِ محمد علیہ السلام

تعریف سخن

پلا مجکو ساقی شرابِ سخن	کہ مفتوح ہو جس سی بابِ سخن
سخن کی مجھی فکر دن رات ہے	سخن ہی تو ہی اور کیا بات ہے
سخن کی طلبگار ہین عقلمند	سخن سی ہی نام نکویان بلند
سخن کی کرین قدر مردانِ کار	سخن نام اونکا رکھی برقرار
سخن سی وہی شخص کہتی ہین کام	جنہی چاہی ساتھہ نیکی کی نام
سخن سی سلف کی بھلائی رہے	زبانِ قلم سی بڑائی رہے
کہان رستم و گیو و افراسیاب	سخن سی رہی یاد یہہ فقل خواب
سخن کا صلہ یار دیتی رہے	جواہر سدا مول لیتی رہے
سخن کا سدا گرم بازار ہے	سخن سنج اوسکا خریدار ہے
رہی جب تلک داستانِ سخن	الٰہی رہین قدر دانِ سخن

مدح شاہ عالم بادشاہ کے

خدیو فلک شاہِ عالی گہر	زمین بوس ہوں جسکی شمس و قمر
جہان اوسکی پرتو سی ہی کامیاب	وہ ہی برجِ اقلیم مین آفتاب

وہ ہی باعث امن خرد و کلان   کہ ہی نام سی اوسکی مشتق امان

بیان سخاوت کا

بیان سخاوت کرون جو قسم   تو زر ریز کاغذ پہ ہوتی قلم
نظر سی تو جب کے دیکھا جدہر   دیا مثل نرگس اوسی سیم و زر
سخاوت یہہ اوس سی ایک اوسکی ہی   کہ ایک ان وشالی دئی سات سی
سوا اسکی ہی اور یہہ داستان   کہ جب یہہ قسم بان حاتم کی جان
ہوئی کم جو ایکبار گیہ برشکال   گرانی سی ہونی لگی ایکسال
غریبونکا دم سا نکلنے لگا   توکل کا بہی پانون چلنے لگا
وزیر الممالک نے تدبیر کر   خدا کے دیا راہ مین مال و زر
محلہ محلہ کیا حکم یہہ   کہ باڑی سی اس غلکی کہولین گرہ
یہہ چاہا کہ خلقت کسی ڈہب جیی   کئی لاکہہ لاکہہ ایکدن مین دیی
یہہ لغزش پڑی ملک مین جو تمام   لیا ہاتہہ نی اوسکے گرتونکو تہام
یہہ بندہ نوازی یہہ جہان پرور   یہہ آئین سرداری و سروری
ہوی ذات پر اوس سخی کی تمام   تکلف ہی کی سخاوت کا نام
فقیرون کی گر ہی یہان تا کہ غنی   کہ یکبیک یہان ہو گیا ہی غنی
یہہ گیا غل آوازہ سے جو گدا   خدا کی ٹہی سی کے ہووی صدا
فتح لیکی نرگس جو ہووی گہڑی   تو خلقت سی جاوی زمین مین گڑی
نہ ہو اوسکا شامل جو ابر کرم   اثر ابر نیسان سی ہووی عدم
ہر ایک کام اوسکا جہان کی مراد   فلاطون طبیعت ارسطو نژاد
جب ایسا وہ پیدا ہوا ہی بشر   تب اوسکو دیا ہی یہہ کچہہ مال و زر

بیان شجاعت کا

لکہون گر شجاعت کا اوسکی بیان   قلم ہو میرا رستم داستان
غضب سی وہ ہاتہہ اپنا جیسے اوٹہاتی   اجل کا ظلم تیغہ قسم اوسکی کہاتی

[illegible]

شجاعت کا ہمت کا یہہ کام ہے | و رہم ہاتھہ ہین ہی کہ بادام سے
نہوتا اگر اوسکو عزم شکار | درندون سی بچتا نہ شہر و دیار
نہ بچتی جہان بیچ خرد و بزرگ | یہہ ہوجاتی سب لقمۂ شیر و گرگ
یہہ انسان پر اوسکا احسان ہی | کہ بی خوف انسان کی جان ہی
بناتی جہان اوسی نخچیرگاہ | رہی صید وہان آ کی شام و پگاہ
رکہا صید بحری پہ جسدم خیال | لیا پشت پر اپنی ماہی نی جال
نگر اپنا دیتی ہین سب جان کر | کہ ٹاپو پہ گرتی ہین آن آن کر
نہ سمجہو نکلتی ہین دریا مین سوس | خوشی سی اوچہلتی ہین دریا مین سوس
پرندون کا دل اوسطرف ہی لگا | پرندون کو رہتی ہی اوسکی ہوا
پلنگون کا ہی بلکہ چیتا ہے | کہ آہنہ ہا وہی ہماری کوستے
خبر اوسکی سنکر نہ گینڈا سے چلے | کہ ہاتھی بہی ہو ست ایذا سے چلے
جو کچہ دلمین گینڈی کی آوی خیال | تو بہاگی اوس آگی سپر اپنی ڈال
کبہی آرنی ہوتی ہین سر جوڑ جوڑ | کہ جی کون دیتا ہی بدبد کی ہوڑ
اطاعت کی حلقہ سی بہاگی جو فیل | پڑا اوسکی آنکہون مین ہو گرد و نیل
سو وہ تو اطاعت مین یکدست ہین | نشہ مین محبت کی سب مست ہین
اوسیکی لئی گو کہ ہین وہ پہاڑ | قدم اپنی رکہتی ہین سب گاڑ گاڑ
کہ شاید مشرف سواری سی ہون | سر افراز چل کر عماری سی ہون
چلین جب یہہ کچہ ہو دین حیوان کے | تو بہر حق بجا ہی ہی انسان کے
کسی ہو محبت کی اوسکی ہوس | وہ کیا کرین جو نہ ہو دسترس

بچہڑنا انکا [illegible] اور [illegible] داستان کا

فلک بارگاہا ملک درگہا | جہان تک تہا موسی تیری رہا
نہ کچہ عقل نی اور تدبیر سے | رکہا مجہکو جسدم تقدیر سے
پہر اب عقل نی میری کہولی ہی چشم | دیا ہی مدد نی تیری مجہکو ہوش

[illegible]

کرون اوسکی وسعت کا کیا مین بیان | کہ جون اصفہان تہا وہ نصف جہان
ہنر مند وہان اہل حرفہ تمام | ہر ایک نوع خلقت کا تہا ازدحام
یہہ دلچسپ بازار تہا چوک کا | کہ ٹہہری جہان بس وہین دل لگا
جہان تک کہ رستی تہی بازار کے | کہی توکہ تختی تہی گلزار کے
وہ تختہ دکانون کی دیوار و در | سفیدی پہ جسکی نہ ٹہہرے نظر
صفا پر جو اوسکی نظر کر گئے | اوسی دیکھہ کر سنگ مرمر گئے
کہون قلعہ کی اوسکی کیا مین شکوہ | گئی دب بلندی کو دیکھہ اوسکی کوہ
وہ دولت سرا خانۂ نور تہا | سدا عیش و عشرت سی معمور تہا
ہمیشہ خوشی رات دن سیر باغ | نہ دیکہا کسی دل پہ جز لالہ داغ
سدا عیش و عشرت سدا راگ و رنگ | نہ تہا زیست سی اپنی کوئی بتنگ
غنی وہان ہوا جو کہ آیا تباہ | عجب شہر تہا وہ عجب بادشاہ
نہ دیکہا کسی نی کوئی وہان فقیر | ہوئی اوسکی دولت سی گہر گہر امیر
کہان تک کہون اوسکا جاہ و حشم | محل و مکان اوسکا رشک ارم
سدا ماہ رویون سی صحبت اوسی | سدا جامہ زیبون سی رغبت اوسی
ہزارون پری پیکر اوسکی غلام | کمربستہ خدمت مین حاضر مدام
کسی طرح کا وہ نہ رکہتا تہا غم | مگر ایک اولاد کا تہا الم
اسی بات کا اوسکی تہا دل پہ داغ | نہ رکہتا تہا وہ اپنی گہر کا چراغ
دنون کا عجب اوسکی یہہ پہیر تہا | کہ اوس روشنی پر یہہ اندہیر تہا
وزیرون کو ایک روز اوسنی بلا | جو کچہہ دل کا احوال تہا سو کہا
کہ مین کیا کرونگا یہہ مال و منال | فقیری کا ہی میری دل کو خیال
فقیر اب نہون تو کرون کیا علاج | نہ پیدا ہوا وارث تخت و تاج
جوانی تو میری گئی سب بسر | نمودار پیری ہوئی سر بسر
دریغا کہ عہد جوانی گذشت | جوانی نگو زندگانی گذشت

نکالو ذرا اپنی سالنے کتاب
تصیبوں مین دیکھو تو میری کہین
یہہ سنکر وہ رمّال طالع شناش
دہری تختی آگی لیا قرعہ ہاتہہ
جو پہیکین تو شکلین کئی بیٹہی مل ؛
جماعت نی رمّال کی عرض سے
یہہ سن ہمسی ایی عالمون کی شفیق
بیاض اپنی دیکہی جو اس رمل کی
ہتی اس بات پر اجتماع تمام
زن و زوج کی شکل مین ہی فرح
نجومی بہی کہنی لگے در جواب
نحوست کی دن سب گئی ہین نکل
ستاروں نی طالع کی بدلی ہین طور
نظر کی جو تسدیس و تثلیث پر
کیا پنڈتوں نی جو اپنا بچار
جنم پترا شاہ کا دیکہہ کر
کہا رام جی کی ہے تجپر دیا
نکلتی ہین اب تو خوشی کے بچن
مہاراج کی ہونگی مقصد شتاب
نصیبوں نی کی آپ کی یاوری
مقرر تیری چاہیئی ہو پسر ؛
ولیکن مقدر یہی کچہہ اور بہی
یہہ لڑکا تو ہوگا و لی کیا کہین

میر ایسی سوال اوسکا لکہو جواب
کسی سی بہی اولاد ہی یا نصیب ؛
لگی کہینچی زائچی بے قیاس
لگا دہیان اولاد کا اوسکی ساتہہ
کئی شکل سی دل گیا او نکا کہل
کہ ہی گہر مین امید کی کچہہ خوشی
بہت ہمنی تکرار سے ہر طریق
تو ایک ایک نقطہ ہی فرد خوشی
کہ طالع مین فرزند ہی تیری نام
پیا کرچی وصل کا تو قدح
کہ ہمنی بہی دیکہی ہی اپنی کتاب
عمل اپنا سب کر چکا ہے زحل
خوشی کا کوئی دن مین آتا ہی دور
تو دیکہا کہ ہی نیک سبکی نظر
تو کچہہ او نگلیوں پر کیا پہر شمار
تولا اور ہر چہیک پر کر نظر
چندرمان سا بالک تیری ہویگا
نہو گر خوشی تو نہین برہمن
کہ آیا ہی اب پانچواں آفتاب
کہ آتی ہی اب پانچوین مشتری
کہ دیتی ہی یون اپنی پوتہی خبر
کہ ہین اس پہلی مین بڑی طور یہی
خطر ہی اسی بارہوین برس مین

عجب صاحب حسن پیدا ہوا / جسے مہر و مہ دیکھ شیدا ہوا
نظر کو نہ ہو حسن پر اوسکی تاب / اوسے دیکھ بیتاب ہو آفتاب
ہوا وہ جو اوس شکل سے دلپذیر / رکھا نام اوسکا شہ بے نظیر
خواصوں نے خواجہ سراؤں نے جا / کئی ندریں گذرانیاں اور کہا
مبارک تجھے اے شہ نیکبخت / کہ پیدا ہوا وارث تاج و تخت
سکندر نژاد اور دارا حشم / فلک مرتبت اور عطارد رقم
رہے اوسکی اقلیم زیر نگین / غلامی کریں اوسکی خاقان چین
یہ سنتے ہی مژدہ بچھا جانماز / کئی لاکھ سجدے کئے اے بے نیاز
تجھے فضل کرتے نہیں لگتی بار / نہ ہو تجھسے مایوس امیدوار
دوگانہ غرض شکر کا کر ادا / تہیہ کیا شاہ نے جشن کا
وہ ندریں خواصوں کی خوجوں کی لی / اوتھیں خلعت و زر کا انعام دے
کہا جاؤ جو کچھ کہ درکار ہو / کہو خانساماں سے تیار ہو
نقیبوں کو بلوا کے یہ کہہ دیا / کہ نقارخانے میں دو حکم جا
کہ نوبت خوشی کی بجا دیں تمام / خبر سنکے یہ شاد ہوں خاص و عام
یہ مژدہ جو پہنچا تو نقارچی / لگا ہر جگہ بادلا اور زری
بنا ٹھاٹھ نقارخانے کا سب / مہیا کر اسباب عیش و طرب
غلاف اونپہ باتات پر زر کی ٹانک / شتابی سے نقاروں کو سینک سانک
دیا چوب کو پہلی بم سے ملا / لگی پھیلنے ہر طرف کو صدا
کہا زیر نے بم سے بہر شگون / کہ دون دون خوشی کی خبر کیوں نہ دوں
بجی شادیانے جو واں اوسگھڑی / ہوئی گرد پیش اک خلقت کھڑی
بہم ملکے بیٹھے جو شہنا نواز / بنا منہ سے پھر کی لگا اوسپہ ساز
سروں نے پردہ سرپچ معمول لیا / خوشی سے ہوئی گال گل پھول کی
لگی لینے اوجپن خوشی سے تنے / اڑانا لگا بجنے اور سکھر لیے

[illegible] امیروں وزیر [illegible]
[illegible] شاہ نے شاہزادے کی ناؤں [illegible]
امیروں کو جاگیر [illegible]
وزیروں کو الماس و لعل [illegible]
خواصوں کو خوجوں کو جوڑے [illegible]
خوشی میں کیا یہاں تلک زر نثار
جسے ایک دینا تھا بخشے ہزار

گئی بین کی آسمان پر گمک
خوشی کی زبس ہر طرف تھی بساط
کنا ری کی جوڑ ی چمکتی ہوی
وہ بالی چمکتی ہوی کان مین
وہ گھٹنا وہ بڑھنا ادا اونکی ساتھ
کبھی دل کو پاؤن سی مل ڈالتا
دکھانا کبھی اپنی چھب مسکرا
کسی کی چمکتی ہوی نورتن
وہ دانتون کی مسی وہ گلگ تر
وہ گرمی تھی چہری کی جیون آفتاب
چمکنا گلون کا صفا کی سبب
کبھی منھہ کی تیئن پھیر لینا او دھر
دوپٹی کو کرنا کبھی منھہ کی اوٹ
ہر اک تان مین اونکوار مان یہہ
کوئی فن مین سنگیت کی شعلہ رو
کوئی ڈیرہ گت ہی مین پاؤن ملی
کوئی دایری مین بجا کر پرن
غرض ہر طرح دل کو لینا اونھین
کبھی بار ٹھو کر کرین قتل عام
کہین دھرپت اور گیت کا شور و غل
کہین بہانڈا ور ڈولیون کا سمان
مجیرا کہاوج گلی ڈال ڈھول
محل مین جو دیکھو تو اک اژدحام

اوٹھا گنبد چرخ سارا دھمک
لگی ناچنی او سپہ اہل نشاط
وہ پاؤن کی گھنگرو چھنکتی ہوی
پھڑ کنا وہ نتھی کا ہر آن مین
دکھانا وہ رکھہ رکھہ کی چھاتی پہ ہاتھ
نظر سی کبھی دیکھنا بھالنا
کبھی اپنی انگیا کو لینا چھپا
کسی کی وہ ٹکھڑی پہ نتھہ کی پھبن
شفق مین عیان جیسی شام و سحر
جسی دیکھہ کر دل کو ہوا ضطراب
وہ گردن کی دوڑی قیامت غضب
کبھی چوری چوری سی کرنا نظر
کہ پردی مین ہو جائی دل لوٹ پوٹ
کہ دل لیجئی تان سی کی جان یہہ
پیہم چوک لیتی سی کی لئی پر ملو
کھڑی عاشقون کی دلون کو ملی
کوئی ٹھمری مین جتا اپنا فن
نئی طرح سی داغ دینا اونھین
کبھی ہاتھہ اوٹھا لیوین گرتی کو تھام
کہین قول و قلبانہ و نقش و گل
کہین ناچ کشمیریون کا وہان
سجاتی تھی او سجا کھڑی باندھ غول
مبارک سلامت کی تھی دھوم دھام

داستان تیاری

وہ مخمل کا فرش اوسکا ستہرا کہ بس
پڑی جسکی آنکہ نہ پاسی ہوس

رہین کہلتی اوس مین روشن مدام
منظر شب و روز جس سی شام

چہپر کہٹ مرصع کا دالان مین
جہکتا تہا اس طرح ہر آن مین ؁

زمین پر تہی اسطور اوسکی جہلک
ستارونکی جیسی فلک پر چمک

زمین کا کردن وہانکی کیا مین بیان
کہ صندل کا ایک پارچہ تہا عیان

بنی سنگ مرمر سی چوپڑ کی نہر
گئی چار سو اوسکی پانی کی لہر

قرینہ سی گرد اوسکی سرو سہی
کہیں ایک دور دور اوس سی سیب و بہی

کہون کیا مین کیفیت دار بست
لگائی رہین تاک وہان می پرست

ہوائی بہاری سی گل لہلہی
چمن ساری شاداب اور ڈہڈہی

زمرد کی مانند سبزہ کا رنگ
روش پر جواہر لگا جیسی سنگ

روش کی صفائی پہ بی اختیار
گل اشرفی نی کیا زر نثار

چمن سی بہرا باغ گل سی چمن
کہین نرگس و گل کہین یاسمن

چنبیلی کہین اور کہین موتیا
کہین رای بیل اور کہین موگرا

کہڑی شاخ شبّو کی ہر جا نشان
مدن بان کی اور ہی آن بان

کہین ارغوان اور کہین لالہ زار
جدی اپنی موسم مین سبکی بہار

کہین جعفری اور گیندا کہین
سما شب کو دو دیون کا کہین

عجب چاندنی مین گلون کی بہار
ہر ایک گل سفیدی سی مہتاب وار

کہڑی سرو کی طرح جہنی کی جہاڑ
کہی تو کہ خوشبوئیون کی بہار

کہین زرد نسرین کہین نسترن
عجب رنگ پر زعفرانی چمن

پڑی آبجو ہر طرف کو بہی
کرین قمریان سرو پر چہچہی

گلونکا لب نہر پہ جہومنا
اوسی اپنی عالم مین منہ چومنا

وہ جہک جہک کی گرنا خیابان پر
نشہ کا سا عالم گلستان پر

لیی ہاتہ مین بلبلی تالنی
چمن کو لگین دیکہنی بہالتی ؁

ادہر اور اودہر اتّیان جاتیان
پہرین اپنی جوبن کو دکہلاتیان

کہین اپنی پٹی سنواری کوئی
اری اور رسیلے پکاری کوئی

کہین چٹکیان اور کہین تالیان
کہین قہقہی اور کہین گالیان

بجاتی پہری کوئی اپنی کڑے
کہین واہ واہ اور کہین اچہے بڑے

دکہاوی کوئی گو کہرو موڑ سوڑ
کہین سوت بولی کہین تار توڑ

اداسی کوئی بیٹہی حقہ پیئے
دم دو سبتی کوئی پہر پہر جیئے

کوئی حوض مین جا کی غوطہ لگائے
کوئی نہر پر پانون بیٹہی ہلائے

کوئی اپنی طوطی کی لیوی خبر
کوئی اپنی مینا پہ رکہی نظر

کسی کو کوئی دہول ماری کہین
کوئی جان کو اپنی واری کہین

کوئی آرسی اپنی آگی دہرے
اداسی کہین بیٹہی کنگہی کری

مقابہ کوئی کہول سی لگائے
لبون پر دہڑی اپنی کوئی جمائے

ہوا اون گلونسی دوبالا سمان
اوسی باغ مین تہا وہ سرو روان

غرض لوگ تہی یہہ جو ہر کام کے
یہہ سب واسطی اوسکی آرام کے

بلا جب وہ اس ناز و نعمت کی تہہ
پدر اور مادر کی شفقت کی ساتہہ

ہوئی اوسکی مکتب کی شادی عیان
ہوا پہر اونہین شادیون کا سمان

معلّم اتالیق و منشی ادیب
ہریک فن کی استاد بیٹہی قریب

کیا قاعدے سی شروع کلام
پڑہانی لگی علم اوسکو تمام

دیا تہا نس حق نی ذہن رسا
کئی برس مین علم سب پڑہ چکا

معانی و منطق بیان و ادب
پڑہا اوسنی معقول و منقول سب

خبردار حکمت کی مضمون سے
غرض جو پڑہا اوسنی قانون سی

لگا ہیئت و ہندسہ تا نجوم
زمین آسمان مین پڑی اوسکی دہوم

کئی علم لوگ زبان حرف حرف
اوسی نحوسی عمر کے اوسنی صرف

عطارد کو انی لگا اوسکی رسی
ہوا اسادہ لوحی مین وہ خوشنویس

ثمرہ بہلائی کا گر ہو سکے ‏ شتابی سی بہلی جو کچہہ ہو سکے

کہ رنگِ چمن پر نہیں اعتبار ‏ یہان چرخ مین ہی خزان و بہار

بڑہی جب گرہ بارہوین سال کی ‏ کہلی گل بہڑہی غم کی جنجال کے

کہا شہ نی بلوا نقیبون کو شام ‏ کہ ہون صبح حاضر سبہی خاص و عام

سواری بہ تکلف سی تیار ہو ‏ مہیا کرین جو کہ درکار ہو

کرین شہر کو دل کی آئینہ بند ‏ سواری کا ہو لطف جس سی دو چند

رعیت کی خوش ہون صغیر و کبیر ‏ کہ نکلی گا کل شہر مین بی نظیر

یہہ فرما محل مین گئی پادشاہ ‏ نقیبون نی سن حکم لے اپنی راہ

ہوئی شب لیا مہ نی جام شراب ‏ گیا سجدہ شکر مین آفتاب

خوشی مین گئی جلد جو شب گذر ‏ ہوئی سامنی سی نمایان سحر

عجب شب تہی وہ جون سحر روسفید ‏ عجب روز تہا مثل روز امید

گیا مژدۂ صبح لی ماہتاب ‏ اوٹہا شور یچ آنکہون کو ملتا شتاب

کہا شاہ نی اپنی فرزند کو ‏ کہ بابا نہا دہو کے تیار ہو

داستان حمام کی نہانی کی لطافت مین

پلا آتشین آب پیر مغان ‏ کہ بہولی مجہی گرم و سرد جہان

اگر چاہتا ہی میری دل کا چین ‏ نہ دینا وہ ساغر کہ ہو قلتین

کدورت میری دل کی دہو ساقیا ‏ ذرا شیشہ می کو دہو دہا کے لا

کہ سرگرم حمّام ہی بی نظیر ‏ گیا ہی نہانی کو بدر منیر

ہوا جب کہ داخل وہ حمّام مین ‏ عرق آگیا اوسکی اندام مین

تن نازنین نم ہوا اوسکا کل ‏ کہ جس طرح ڈوبی ہی شبنم مین گل

پرستار باندہی ہوئی لنگیان ‏ مہ و مہر سی طاس لیکر وہان

لگی ملنی اوس گلبدن کا بدن ‏ ہوا اوڈہتا آب سی وہ چمن

نہانی مین یون تہی بدن کی دمک ‏ برسنی مین بجلی کی جیسی چمک

[illegible]

لڑی لٹکن اور کلغی اور نورتن
مرصع کا سرپیچ جون موج آب
وہ موتی کی مالی بصد زیب و زین
جواہر کا تن پر عجب تہا ظہور
غرض ہوئی اس طرح آراستہ
نکل گہر سی جس دم ہوا وہ سوار
زبس تہا سواری کا باہر ہجوم
برابر برابر کہڑی تہے سوار
سنہری روپہلی وہ عماریان
چمکتی ہوئی بادلے کے نشان
ہزاروں ہی اطراف میں پالکی
کہارونکی زربفت کی کرتیان
بندہی پگڑیان تاش کی سر اوپر
وہ ہاتہون مین سونے کی موتی کڑی
وہ ماہی مراتب وہ تخت روان
وہ شہنائیون کی صدا خوشنما
وہ آہستہ گہوڑون پہ نقارچی
بجاتی ہوئی شادیانی تمام
سوار اور پیادہ صغیر و کبیر
وہ نذرین کہ جن جیسی تہین تہانیا
ہوئے حکم سی شاہ کی پہر سوار
بچی اور بجاتی سبہی خاص و عام
طرق کی طرق اور ریڑی کی بڑی

عدد ایک سی ایک زیبا بدن
منور بشکل رخ آفتاب
کہین جسکو آرام جان دل کا چین
کہ ایک ایک عدد اوسکا تہا کوہ طور
خرامان ہوا اسپ نو خاستہ
کئی خوان گوہر کی اوسپہ نثار
ہوا جب کہ ڈنکا پڑی سب مین دہوم
ہزارون ہی تہی ہاتہیونکی قطار
شب و روز کی سی طرح جداریان
سوارونکی غٹ اور بانونکی شان
پہلا بور کی جگمگی نالکی
اور راونکی وہی پالونکی پہرتیان
چمکا چوندہ مین جس سی آوی نظر
جہلک جسکی ہر ہر قدم پر پڑی
وہ نوبت کہ دولہ کا جیسی سمان
سہانی وہ نوبت کی دہیمی صدا
قدم با قدم بالباس زری
چلی آگی آگی سبہی شاد کام
چلو مین تمامی امیر و وزیر
شہ و شاہزادہ کو گذرانیان
چلی سب قرینی سی باندہی قطار
لباس زری مین ملبس تمام
کچہ ایسا ہرا وہ ہر کچہ وری کہ پڑی

[illegible]

زبس شاہزادہ بہت تہا حسین ۔ ہوی دیکھہ عاشق کہین مہ جبین
نظر جسکو آیا وہ ماہ تمام ۔ کیا اوسنی جہک جہک کی اوسکو سلام
دعا شاہ کو دی کہ بار الہ ۔ سدا یہ سلامت رہی مہر و ماہ
یہہ خوش اپنی مہ سی ہے شہریار ۔ کہ روشن رہی شہر پروردگار
غرض شہر سی باہر ایک سمت کو ۔ کوی باغ تہا شہ کا اوسمین گئی ہو
گہڑی چار تک خوب سی سیر کر ۔ رعیت کو دکہلا کی اپنا پسر
اوسی کثرت فوج سی ہو سوار ۔ پہرا شہر کی طرف وہ شہریار
سواری کو پہنچا گئی فوج دہم ۔ گئی اپنی منزل مین شمس و قمر
جہان تک کہ تہین خادمان محل ۔ خوشی سی وہ ڈیوڑہی تک آتین نکل
قدم اپنی حجرونسی باہر نکال ۔ لیا سب نی آ پیشوا حال حال
بلائین لگین لینی سب ایکبار ۔ گیا جی کو یکدست سبنی نثار
گیا جب محل مین وہ شہریار ۔ سنا ناچ اور راگ کا پہر سمان
پہر رات تک پہنی پوشاک وہ ۔ رہا ساتہہ سبکی طربناک وہ
قضارا وہ شب تہی شب چاردہ ۔ پڑا جلوہ لیتا تہا ہر طرف مہ
نظارے سی تہا اوسکی دلکو سرور ۔ عجب عالم نور کا تہا ظہور
عجب لطف تہا سیر مہتاب کا ۔ کہی تو کہ دریا تہا سیماب کا
ہوا شاہزادہ کا دل بیقرار ۔ یہہ دیکہی جو وہان چاندنی کی بہار
کچھہ آئی جو اوس مہ کی جی مین ترنگ ۔ کہا آج کوٹہی پہ بچہی پلنگ
خواصون نی جا شاہ سی عرض کی ۔ کہ شہزادی کی آج یون ہی خوشی
ارادہ ہی کوٹہی پہ آرام کا ۔ کہ بہایا ہی عالم لب بام کا
کہا شاہ نی اب تو کئی دن کا کل ۔ اگر یون ہی مرضی تو کیا ہی خلل
پر اتنا ہی اوس سی خبردار ہون ۔ جنہون کی ہو چوکی وہ بیدار ہو
لب بام پر جب یہہ سوئی صنم ۔ کرین سورۂ نور کو اوسپہ دم

دہری اوسپہ تکیئی کئی نرم نرم / کہ مخمل کو ہو جسکی دیکہی سی شرم
کہاں تک کوئی اونکی خوبی کو پائی / جسی دیکہہ آنکہوں کو آرام آئی
وہ گل تکئی اوسکی جو تہی رنگ دہ / کہ ہر گونہ تہی اونکو خوبی مین راہ
کبہی نیند مین جب کہ ہوتا تہا وہ / تو رخسار رکہہ اوسپہ سوتا تہا وہ
چہپائی سی ہوتا نہ حسن اوسکا ماند / دلی تہی لگا اوسکی مکہڑی کو چاند
ہوئی دو نوکی حسن کی ایک جوت / کہ جیسی ہو دو چشمون کی ایک جوت
زبس نیند مین تہا جو وہ ہو رہا / بچہونی پہ آتی ہی بس سو رہا
وہ سویا جو اوس ان سی بی نظیر / رہا پاسبان اوسکا بدر منیر
ہوا اوسکی سونی پہ عاشق جو ماہ / لگا دی ادہر اپنی اوسنی نگاہ
وہ مہ اوسکی کوٹہی کا بالا ہوا / غرض نور کا نکا عالم دوبالا ہوا
وہ پہولون کی خوشبو وہ ستہرا پلنگ / جوانی کی نیند اور وہ سونی کا رنگ
جہان تک کہ چوکیکی تہی باری دار / ہوا جو چلی سو گئی ایکبار
غرض سب کو وہان عالم خواب تہا / مگر جاگتا ایک مہتاب تہا
قضارا ہوا ایک پری کا گذر / پڑی شاہزادی پہ اوسکی نظر
پہبہوکا سا دیکہا جو اوسکا بدن / جلا آتش عشق سی اوسکا تن
ہوئی لاکہہ جی سی وہ اوسپہ نثار / وہ تخت اپنا لاتی ہوا سی اوتار
جو دیکہا تو عالم عجب ہی یہاں / سو رہی سارا زمین آسمان
دوپٹی کو اوس مہ کی منہہ سی اوٹہا / دیا گال سی گال اپنا ملا
اگرچہ ہوئی تہی زیادہ ہوس / ولیکن حیا نی کہا اوسکو بس
پری عشق مین پہر یہہ سوجہی ترنگ / کہ لی چلئی اسکا امانت پلنگ
محبت کی آتش جو دل مین ہوا / وہان سی اوسی لی اوڑی دلربا
ہوا جب زمین سی وہ شعلہ بلند / ہوا مین ستارہ سا چمکا وہ چند
شب ماہ مین وہ یون زمین سی اوٹہا / چلی شیر جسطرح سی جوش کہا

کہ یہہ کیا ہوا ہائی پروردگار
کوئی دیکہہ یہہ حال رونی لگا
کوئی غم سی جی اپنا کہونی لگا
کوئی بلبلائی سی پہرنی لگا
کوئی ضعف کہا کہا کی گرنی لگا
کوئی سر پہ رکہہ ہاتہہ و [illegible]
گئی بیٹہہ ماتم سی [illegible]
کوئی رکہہ کی زیر زنخدان چہڑی
رہی نرگس سا لکڑی کی کہڑی

ہوا گم وہ یوسف پڑی یہہ جو دھوم
کہا شہ نی وہان کا بہی دو بتا
گنئین لی وشہ کو لب بام پر
یہی تہی جگہہ وہ جہان سی گیا
میری نوجوان مین کدھر جاؤن پیر
عجب بحر غم مین ڈبویا مجہے
کرون اس قیامت کا کیا مین بیان
لب بام کثرت جو باہم ہوئے
شب آدہی وہ جسطرح ہوتی کٹے
عجب طرح کی شب تہی ہیہات وہ
سحر نی کیا جب گریبان چاک
وہ اوٹہا شہر مین ہر طرف شور و غل
غم و درد سی دل جو سب کا بہرا
گیا جبکہ وہ سرو اس باغ سے
اکہڑ نا گئی سرو سب اپنا پہول
صدا اب جو کو ہتی اُدہنو نکی سنے
ہوئی خشک و زرد ساری نہال
ترانی سی بلبل کا جی ہٹ گیا
تبسم گیا حزن سی غنچہ بہول
اوڑا نور نرگس کی آنکہو کا سب
لب جو کی اوڑنی لگی گرد گرد
لگی آگ لالہ کے دل کو تمام

کیا خادمان محل نے ہجوم
عزیزو جہان سی وہ یوسف گیا
دکہایا کہ سوتا تہا یہان سیمبر
کہا ہای بیٹا تو یہان سی گیا
نظر تونی مجہہ پر نہ کی بی نظیر
غرض جان سی تونی کہویا مجہے
ترقی مین ہر دم تہا شور و فغان
تلی کی زمین سارے اوپر ہوئے
رہی تہی جو باقی وہ روتی کٹے
قیامت کا دن تہا نہ تہی رات وہ
اوڑانی لگی ملکی سب سر پہ خاک
کہ غائب ہوا اس چمن سی وہ گل
ہوا باغ سارا وہ ماتم سرا
نظر پہول آنی لگی داغ سے
اوڑانی لگین قمریان سر پہ دہول
تو کوکو سی اونکی جگر تک پہنچے
ثمر لگ کی پاؤن ہوتی ایمال
گلون کا جگر درد سی پہٹ گیا
ہوا غم سی ازبس لہو پیکی پہول
ہوئی بال سنبل کی ماتم لی سب
گل اشرفی کا ہوا رنگ زرد
دیا خاک مین پہینک عشرت کا جام

[illegible]

خدا کی خدائی تو معمور ہے / غرض اوسکی نزدیک کیا دور ہے
نہین ایک صورت پہ کوئی مدام / اوسیکی غرض ذات کو ہی قیام
یہہ کہہ اور شہ کو بٹھا تخت پر / بہر نوع رہنی لگے یکدگر
لٹایا بہت باپ نی مال و زر / ولیکن نہ پائی کچھ اوسکی خبر

داستان پرستان مین لیجانی کی

مجھی دیکھی ہی کہ بچ اوسکا بتا / ذرا خضر رہ تو ہی ہو ساقیا
نہ پائی کہین یہان تو اوس گل کی بو / کرون اب پرستان مین جستجو
اوڑی جو پری وہان سی لیکر اوسی / اوتارا پرستان کی اندر اوسی
وہان ایک تہا سیر کا اوسکی باغ / کہ جسکی گلون سی ہو تازہ دماغ
ریاحین و گل اوسمین انواع کے / طلسمات کل اوسمین انواع کے
طلسمات کی ساری دیوار و در / نہ یہان کی سی کوٹھی یہان کے سی گہر
مطلا منقش مشبک تمام / یہہ کیا ہو جو ہو دہوپ کا اوسمین نام
گیہی چہن کی وہان اس لطافت سی تہی / کہ زردی کا جون زعفران پر ہو دہوپ
نہ آتش کا خطرہ نہ بارش کا ڈر / نہ سردی نہ گرمی کا اوسمین خطر
ہری اور بہری سب گلونسی مکان / جہان چاہئی جا کی رکہدین وہان
درخشندہ ہر سقف دالان کے / ہو دیوار جیسی چراغان کے
زمین وہان کی ساری جواہر نگار / اودہر مین چمن اور ہوا مین بہار
کسی کو ہو جس چیز کا اشتیاق / نظر آتی وہ چیز بالائی طاق
جواہر کی ذی روح وحش و طیور / خرامان پہرین صحن مین دور دور
پہرین انکو ساری وہ حیوان جو / کرین رات کو کام انسان ہو
لگی ہر طرف گوہر شب چراغ / وہی دن کو گوہر وہی شب چراغ
بنائی ہوئی جال باہم نہال / گل و غنچہ سب تاکی دور از خیال
صدا آپ سی آپ گھڑیال کے / کہین ناچ کی اور کہین تال کے

[illegible]

[illegible]

تو اک کام کر ایک باہم کہیں
تو رکی رکی دن کو تکرار اپنی بسر
نہ پہنچی کہیں تیری صبح کو گزر
سر شام جاتی ہوں میں باپ پاس
الٰہی [illegible]
ولیکن [illegible]
کہ گر شہر کی طرف جاوی کہیں
دیا دل کسی کو لگاوی کہیں
تو پھر حال ہو [illegible] گنہگار کا

پری ہوں میں اور یہہ پرستان ہی — یہاں سب یہہ قوم پری جان ہی
کہاں صورت جن کہاں شکل انس — غرض تھی یہی صحبت غیر جنس
پری کو ہوئی شادی اوس مہ کو غم — پہ ناچار کیا کر سکی وہ صنم
کبھی یوں بھی ہی گردش روزگار — کہ معشوق عاشق کی ہو اختیار
غرض دل کو جوں توں لگایا وہاں — کہا اوسنی جو کچھ کہا اوسکو یاں
ولیکن نہ عقل و نہ ہوش و حواس — رہی وحشیوں کی طرح وہ اوداس
کبھی اشک آنکھوں میں بھر لاتی وہ — کبھی سانس لیکر کبھی ہائے وہ
وہ محلوں کی چہلیں وہ گھر کا سماں — رہی روبرو دھیان میں ہر زماں
وہ شفقت جو ماں باپ کی یاد آئے — تو راتوں کو رو رو کے دریا بہائے
کبھی اپنی تنہائی پر غم کرے — کبھی اپنی اوپر دعا دم کرے
کبھی یاد جب اپنی نازو نعم — فغاں زیر لب وہ کری دمبدم
بہانہ سی دن رات سویا کرے — نہ موجب کوئی تب وہ رویا کرے
غرض اضطراب اوسکو ہر حال میں — کہ جوں مرغ تڑپی نیا جال میں
غرض ماہ رخ اوس پری کا تھا نام — پدر سی کیا تھا یہہ پوشیدہ کام
کبھی گھر میں رہتی کبھی رہتی واں — نہ تا راز اوسکا نہ ہوئی عیاں
وہ پریوں میں از بسکہ تھی ذی شعور — نئی چیز لاتی تھی اوسکی حضور
عجایب غرایب پرستان کے — دکھاتی تھی ہر شب اوسی آن کے
نئی کہانی اور میوی اقسام کے — مہیا سب اسباب آرام کے
نئی کشتیاں روز پوشاک کے — خوشامد سدا جان غمناک کے
نئی سانگ وہ نانگی نئی راگ رنگ — کہ تا دل لگی اور نہ ہو جی یہ تنگ
شرابوں کی شیشی چنی طاق میں — گزک وہ کہ نکلی نہ آفاق میں
شراب و کباب و بہار و نگار — جوانی و مستی و بوس و کنار
نہ تھا اور کچھ غم تو اوسکو وہاں — بغیر از غم دوری دوستاں

[illegible]

نہ پٹّو نکا نہ موتڑوں کا خلل ۔ نہ پیشانی او پرستاری کا بل
نہ سایا نہ ناگن نہ بہونری کا ڈر ۔ ہر ایک عیب سی وہ غرض تہی بی خطر
یہہ گہوڑا جو اس گل کی تہا بخش کا ۔ فلک سیر تہا نام اوس رخش کا
سر شام وہ بی نظیر جہان ۔ اوسی رخش پر ہو کی جلوہ کنان
ہر ایک طرف سی ہو گذرتا تہا وہ ۔ وہیں ایک پہر سیر کرتا تہا وہ
پہر جب کہ بجتا تو پہرتا شتاب ۔ کہ پہر قہر تہا ماہ رخ کا عتاب

داستان وارد ہونی مین بی نظیر کی باغ مین بدر منیر کے

کہ پہر ہی تو ای ساقی شوخ رنگ ۔ کہ آیا ہوں مین جیتی جی سی بہ تنگ
پلا مجکو دارو کوئی تیز و تند ۔ کہ ہوتا چلا ہی میرا ذہن کند
میری توسن طبع کو پر لگا ۔ مجہی یہاں سی لی چل فلک پر اوڑا
سنو ایکدن کی یہہ تم واردات ۔ اوٹہا سیر کو بی نظیر ایک رات
ہوا ناگہاں اوسکا ایکجا گذر ۔ سہانا سا ایک باغ آیا نظر
سفید ایک دیکہی عمارت بلند ۔ کہ تہی نور مین چاندنی سی دوچند
وہ چہٹکی ہوئی چاندنی جا بجا ۔ وہ جاڑی کی آمد وہ ٹہنڈی ہوا
وہ نکہر افلاک اور وہ مہ کا ظہور ۔ لگا شام سی صبح تک وقت نور
یہہ عالم جو پایا تو کوٹہے پہ آ ۔ اوترا اپنی گہوڑی سی اور سر جہکا
لگا جہانکنی اوس مکان کی تئیں ۔ کہ دیکہوں تو یہاں کوئی ہی یا نہیں
جو دیکہا تو ایسا کچہ آیا نظر ۔ کہ سب کچہ گیا اوسکی جی سی گذر
کہا جی سی اب تو جو کچہ ہو سو ہو ۔ ذراجل کی اس سیر کو دیکہہ لو
یہہ کہہ نیچی اوترا دبی پانؤں وہ ۔ نظر سی بچاتی ہوئی چہانوں وہ
الگ کہول ہاتہوں سی دہانی کیواڑ ۔ چلا سایہ سا درختوں کی آڑ
تہی ایک طرف گنجان باہم درخت ۔ کہ لیٹی ہوں جس طرح مشتاق سخت
لگا وہانسی چہپ چہپ کی کرنی نظر ۔ درختوں سی جوں ماہ ہو جلوہ گر

ہوا مین وہ جگنو سی چمکین بہم — بلین جسکی جلوہ سے کو زیر قدم
فقط چاندنی مین کہان طو یہہ — کہاترا نہ جب تک ملی اور یہہ
زمانہ زر افشان ہوا زرفشان — زمین سی اوٹھا تا سما زرفشان
گل و غنچہ زرین و تاجِ خروس — زمین چمن سب جبین عروس
خرامان زری پوش ہر ماہ وش — کہین دیکہہ کر مہ وہ جسکو غش
کہڑا ایک تمکیرہ زرنگار سے — کہ تہی جسکی جہالر پہ موتی نثار
جڑاؤ وہ استادی الماس کے — ٹہلی ایک سانچی کی ایک راس کے
کہچی ڈوری ہرطرف زرتار کی — لڑی جون کناری کی ہوواٹ رلی
کہون کیا مین جہالر کی اوسکی پہبن — کہ سورج کی ہو گرد جیسی کرن
منزق بچہی مسند ایک جگمگے — کہ تہی چاندنی جسکی قدمون سے لگے
نہ پہولی سماتی تہی تکیی دہری — کہ تہی وہ فقط حسن ہی سی بہری
بلورین صراحی وہ جامِ بلور — دل و دیدہ وقفِ تماشای نور
زمین نور کی آسمان نور کا — جدہر دیکہوا وہ ہر سماں نور کا
چمن ساری داؤدیون سی بہری — جوانانِ شبو کی ہر جا پری
ستارون کا مہتاب مین جال یون — کہ جونی مین پانی کی قطری ہون جہن
اگر کیجئے سایہ او پر نگاہ — تو تہی وہ بہی جون سایۂ مہر و ماہ
کری ہی نگہ جس طرف کو گذر — بجز نور آتا نہین کچہ نظر
کرون کون سی حسن کو انتخاب — ہر ایک آئینہ مین وہی ماہتاب
نظر جسطرف جاے نزدیک و دور — اوسی ایک مہ کا ہی ہرجا ظہور
کال اپنی وحدت سی کثرت مین آ — وہی نور ہی جلوہ گر جا بجا
نئی رنگ سی ہرطرف ماہتاب — وہی ایک نکتہ کہ جسکی کتاب
حقیقت کی لیکن ابصارت بہی ہو — کہ دیکھی نہ اوسکی سوا غیر کو

داستان تعریف بدر منیر و عاشق ہونا بے نظیر کا

صفائی یہ پوشاک سے دیکھیو
وہ ترکیب اور چاند سا وہ بدن
جڑاؤ وہ بالی کہ تالہ کا رشک
وہ آنکھوں کی مستی وہ مژگان کی نوک
وہ موتی کا دولڑا وہ موتی کا ہار
لگاؤ گلے کی پچلڑا ستلڑا
جڑاؤ دکھتی وہ چنپا کلے
تلی اوسکی موتی سے لگے گرد گل
بہانگیریوں کا کروں کیا بیان
جواہر سے مینی کی ہیکل جڑی
فقط موتیوں کی پڑی پای زیب
کسی کی کہاں ہاتھ وہ پانون آئی
سراپا اگر ہو زبان میرا تن
سب اعضا بدن کی موافق درست
جہاں راستی چاہیئے راستے
وہ مکھڑا جسی دیکھ مہ داغ کھائی
جو کچھ چاہیئے ٹھیک نک سک سی انگ
کچھ اک تمکنت اور کچھ اک بانکپن
کرشمہ ادا غمزہ ہر آن مین
تغافل حیا ناز شوخی غرور
تبسم تکلم ترحم ستم
وہ ابرو کہ محراب ایوان حسن
نگہ آفت و چشم عین بلا

نظر سوچ مین ہی کہ میلے نہ ہو
وہ بازو پہ ڈھلکی ہوئی نورتن
وہ موتی کی مالی کہ عاشق کا اشک
کرن پھول کی اور بالی کی جھوک
سدا اشک ناہید جسپر نثار
سراسر گلی حسن اوسکی پڑا
رہی جس سی الماس کو سے گلے
کہ جون شبنم آلودہ برگ گل
کہ اوٹھتی ہی ہاتھون سی جسکی فغان
کڑا اور کولی کے نیچی پڑے
کہ جسکی قدم سی گھر پائی زیب
جواہر جہان پانون پر پڑکی جای
سراپا مین اوسکی کرون کیا سخن
ہر ایک کام مین اپنی چالاک چست
کجی جسجگہ چاہیئے وہان سبھی
وہ نقشہ کہ تصویر کو حیرت آئی
نزاکت بھرا سیوتی کا سا رنگ
غرض ہر طرح مین انوکھی یہ بھین
غرض دلبری اوسکی فرمان مین
ہر ایک اپنی موقع سی وقت ضرور
موافق ہر ایک حوصلہ کی کرم
جھلک سے شاخ نخل گلستان حسن
ثمرہ دین صفون کو اولٹ برملا

یہ چرچا جو پھیلا تو ظاہر ہوا — ہر ایک حال سے اسکی ماہر ہوا
یہ سن ایک سے ایک نے سب کی سب — پھرین برگ گل کی طرح غنچہ لب
جو دیکھین تو شعلہ سا روشن ہے کچھ — درختون کا روشن سا آنگن ہے کچھ
کسی نے کہا کچھ نہ کچھ ہے بلا — کسی نے کہا چاند ہے یہان چھپا
کسی نے کہا ہے پری یا کہ جن — کسی نے کہا ہے قیامت کا دن
لگی کہنے ماتھا کوئی اپنا کوٹ — ستارہ پڑا ہے فلک پر سے ٹوٹ
ہوئی تیغ شب کا گیا اوٹھ حجاب — درختون مین نکلا ہے یہ آفتاب
کسی نے کہا دیکھیو اسے بوا — کھڑا ہے کوئی صاف یہ مرد وا
کسی نے کہا یہ تو دلدار ہے — کسی نے کہا کچھ یہ اسرار ہے
یہ آپس مین باتین جو ہونے لگین — اشارون سے کہا تین جو ہونے لگین
گئی بات یہ شاہزادی کی گوش — یہ سنتے ہی جاتا رہا اسکا ہوش
کہا مین تو دیکھون یہ کہکر اوٹھی — گیا سنسنا جی تو رہ کر اوٹھی
خواصون کی کاندھے پہ دھر اپنا ہاتھ — عجب ایک داسی چلی ساتھ ساتھ
کیا ایک خوف سے ہول کھاتی ہوئی — دھڑک اپنے دل کی مٹاتی ہوئی
گئی ہمدمین تھین جو کچھ پڑھین — دعائین وہ پڑھ پڑھ کے آگے بڑھین
گئی جب وہ کر کے دل اپنا کرخت — وہان جس جگہ تھی وہ باہم درخت
جو دیکھین تو ہے ایک جوان حسین — کھڑا ہے وہ آئینہ سا مہ جبین
سرکنے کی وہان سے نہ جاگہ تھا نو — دیے حیرت عشق نے گاڑ پانو
برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن — مرادون کی راتین جوانی کے دن
نئی پشت لب سے مسون کی نمود — جسے دیکھ پھیلا ہو جیسے کبود
گلی مین پڑا نیمہ شبنم کا ایک — بدن سے عیان نور عالم کا ایک
تمامی کی سنجاف جلوہ کنان — کہ جون عکس مہ زیر آب روان
طرح دار ایک سر پہ پھیٹا سجا — تمامی کا پھٹکا کمر سے بندھا

جلا دی کچہ نہ تن من کی شدہ بدہ اوسی | نہ کچہ اپنی تن کی رہی شدہ اوسی
تھی ہمراہ ایک اوسکی دخت وزیر | نہایت حسین اور قیامت شریر
زبس تھی ستارہ سی وہ دلربا | اوسی لوگ کہتی تھی نجم النسا
شتابی سی لا اوسنی چھڑکا گلاب | تب آئی تنون مین ذرا اوسکی تاب
وہ اوٹہتی تو اوٹھی یہ حیران سی | گل شبنم آلودہ گریان سے
وہ شہزادہ دلشدہ تو ٹھٹہک | وہین رہگیا نقش پا سا ہچک
کہ وہ نازنین کچہ جہجک منہہ چھپا | گمر اور چوٹی کا عالم دکھا
چلی اوسکی آگی سی منہہ موڑ کر | وہین نیم بسمل اوسی چھوڑ کر
وہ گدی وہ شانی وہ پشت و کمر | وہ چوٹی کا کولی یہ آنا نظر

داستان زلف اور چوٹی کے تعریف مین

پلا ساقیا ساغر مشک بو | کہی مجکو در پیش تعریف مو
سر شام سی دی یہان تک شراب | کہ مستی مین دیکھون رخ آفتاب
کرون اوسکی بالون کا کیا مین بیان | نہ دیکھا کسی رات مین یہہ سمان
وہ زلفین کہ دل جسمین اولجہا رہی | اولجہنی سی جی جسکی سلجہا رہی
وہ کنگہی وہ چوٹی کہچی صاف صاف | کناری کا بہی چمکتا موباف
کہون اوسکی خوبی کا کیا ڈہنگ | کہ جون آخری شب ہو جہلکی کا رنگ
نمایان تہی یون اوڑہنی سی جہمک | کہ جون ابر مین برق کی ہو چمک
موباف زری نی کیا ہی غضب | دیا ہی کہ دن کو دنبال شب
سنگار ونہین وہ سب سی کو ہی اوتار | یہ کہتی ہین چوٹی کا اوسکو سنگار
نہو کیونکہ چوٹی کا رتبہ بڑا | کہ ایک نور ہی اوسکے پیچھی پڑا
گل و سنبل اوسپر سی قربان ہی | کہ اوسکی لٹک مین عجب آن ہی
لڑی تہی زلبین سحر سی اوسکی ساتھہ | شب تیرہ ونر کو دی رکہا اوسنی گانٹھہ
ولی تا بہ آنا ہی اوسکا کہون | کہی فی الحقیقت وہ کالی کا من

کہ تھوڑا ہی سا ہاں اور بڑی ہی بہر رات
دیا شعر کو گرچہ ہر بار طول
ولیکن یہہ ہو عرض میری قبول
بہت ہو شتابی چوٹی میں یہان
گستاخی کی جا نہ تہی درمیان
نس اور پورے پوری نہ بنٹی مثال
ہوئی ہی میری فتح پر و بال
اب اس پیچ سی باہر آتا ہون مین
سمان ایک تازہ دکھاتا ہون مین
غرض وہ مری جب دکہا ہی

[illegible]

ہر ایک بیچ رشک گلستان ہی آج
بہار وصال عزیزان ہی آج
نہ پوچھہ اوس گہڑی کی ادا کا بیان
وہ بہی عجب ایک انداز سی
بدن کو چرائی ہوئی ناز سی
منہہ اپنی سی اپنا چہپائی ہوئی
نگاہی ہوئی شرم کہائی ہوئی
پسینا پسینا ہوا سب بدن

دیا ہاتہہ سی چہوڑ پردہ شتاب
کہا تب مین آئی وہ دخت وزیر
کبہی جو چلی تو خوش آئی نہین
میری طرف ٹک دیکہہ تو ہائی ہا
کیا ہی اگر تو نی کہایل اوسی
تٹک ایک حظ اوٹہا زندگانی کا تو
مئی عیش کا جام اب نوش کر
یہہ حسن و جوانی یہہ جوش و شباب
کہان یہہ جوانی کہان یہہ بہار
سدا عیش و دوران دکہتا نہین
سبہی یون تو دنیا کی ہین کاروبار
خوشا وہ زمانہ کہ دو ایک جگہ
کہان چاہ والی مین یوسف عزیز
تیری گہر مین آیا ہی مہمان غریب
شتابی سی مجلس کو طیار کر
بلا ساقیان گل اندام کو
شب و روز پی مل کی جام شراب
یہہ سن کی وہ نازنین مسکرا
یہی سمجہی تیرا دل گیا ہی ادہر
لگی کہنی ہنس ہنس کی وہ ماہ وش
تہی لی تو چہڑکا ہتا جہیپ گلاب
یہہ ایسین رمزون کی باتین ہمین
بلا لائی جا اوس جوان کی تئین

چہپا ابر تاریک مین آفتاب
لگی ہنس کی کہنی کہ [illegible]
تیری ناز بیجا یہہ بہاتی نہین
مثل ہی کہ من بہاتی منڈیا ہلائی
تو مت چہوڑ اب نیم بسمل اوسی
مزا دیکہہ اپنی جوانی کا تو
غم دین و دنیا فراموش کر
غفور است ایزد تو ساغر بنوش
یہہ جوبن کا عالم رہی یادگار
گیا وقت پہر ہاتہہ آتا نہین
ولی حاصل عمر ہی وصل یار
کرین ایک دگر عشوہ مہر و مہ
اری باولی چاہ مین کر تمیز
یہہ ہی واردات غریب و عجیب
تو اوس گل سی گہر رشک گلزار کر
لگا ساتہہ گردش مین لا جام کو
مہ و مہر کو رشک سی کر کباب
لگی کہنی اچہا بہلا ری بہلا
بہاتی تو کرتی ہی کیون مجہہ پہ مہر
ہوئی تہی او سی دیکہہ مین ہی خوش
بہلا میری خاطر بلا او شتاب
اشارون کی باہم ہو کہیا تین مومن
کیا میزبان میہمان کی تئین

[illegible]

[illegible]

غرض ہوگئی آپس مین راز و نیاز — پی دو پیالی بصد امتیاز
پھر آخر کو شہزادہ نی بھی اوٹھا — دیا ساغر اوس مہ کی منہہ سی لگا
جب آپس مین چلنی لگی جام مل — متندی غنچہ سان دل کہلی مثل گل
ہوئی بیکہ گرم پھر تو صحبت حال — لگی ہونی آپس مین قال و مقال
کہلا بند جب دم بدم گفتگو — جوان نی حقیقت کہی ہو بہو
کہی ابتدا سی جو گذری تھی سب — جتایا سب اپنا حسب اور نسب
پری کا بھی احوال ظاہر کیا — چہپی راز سی اوسکو ظاہر کیا
کہا ایک پہر کی ہی رخصت مجھی — زیادہ نہین اس سی فرصت مجھی
یہ سن دل ہی دل پیچ کھا پیچ و تاب — دیا شاہزادی نی اوسکو جواب
مرو تم پری پر وہ تم پر مرے — بس اب تم ذرا مجھسی بیٹھو پرے
مین اس طرحکا دل لگاتی نہین — یہ شرکت تو بندی کو بہاتی نہین
عبث تم سی کیون دل لگاوی کوئی — بہلی جینگی دل کو جلا دی کوئی
بہی شمع سان کیون لگوئی اشک کی — جلی کس لئی آتشِ رشک سی
یہ سن پانوؤن پر گر پڑا بی نظیر — کہا کیا کرون آہ بدر منیر
کوئی لاکھ جی سی ہو تجپر فدا — مین تجپر فدا ہون مجھی اوس سی کیا
کہا چل سر اپنا قدم پر نہ دہر — کسیکی مجھی دلسی کیا ہی حسن
یہ رمز و کنایہ جو ہونی لگے — تو آپس مین ہنس ہنس کی رونی لگی
رہی دل ہی مین آخرش دل کی بات — پہر بھر گئی اتنی عرصہ مین رات
خبر اس کی سن اوٹھا بی نظیر — کہا اب مین جاتا ہون بدر منیر
اگر قید سی چھوٹنی پاؤن گا — تو پہر آج کی وقت کل آؤن گا
بہت سمجھیو مت مین آرام مین — کرون کیا پھنسا ہون عجب دام مین
دل اس جا سی اوٹھنی کو کرتا نہین — کوئی آپ سی جان مرتا نہین
کرم تجپر رکھیو ذرا میری جان — مین دل چھوڑی جاتا ہون اپنا یہان

[illegible]

نہا دہو کی اوس پر وہ ایسی بنے
وہ کہڑی کا عالم وہ کنگہی کا رنگ
وہ مسّی اور اوسکی لب لعل فام
وہ آنکہون کا عالم وہ کاجل غضب
ستم تس پہ سرمہ کی تحریر سے
لگہوٹا وہ پانون کا مسّی کی ساتہہ
وہ پیشواز ایک ڈانک کی جگمگے
اور ایک اوڑہنی جالی تقیش کے
جو دیکہی وہ انگیا جواہر نگار
وہ باریک کرتے مثال ہوا
ڈلک سرخ نیفی کی اوبہری ہوئی
مغرق زری کا وہ شلوار بند
پڑی پانون مین کفش زرین نگار
لگا پاسی وہ نازنین تا بفرق
گہٹی ہوئی وہ ترکیب اور وہ بدن
وہ چہب تختی اوسکی نزاکت نژاد
بہری مانگ موتی سی جلوہ کنان
وہ ماتہی پہ ٹیکی کی اوسکی جہلک
ہوس ہو نہ دیکہہ اوسکی زیور کو پہر
وہ بالی کی تابندگی زیر گوش
وہ ہیری کا تنک پس آب و تاب
وہ تکمہ پہ چنپا کلی کے پہ ٹمن
وہ چہاتی پہ الماس کی ہیکلی

کہ دو دن کی بیچ بیچ ہو جیسی
شب ماہ ہو دیکہہ کر جسکو دنگ
سواد دیار بدخشان کی شام
کبہی تو پڑی نرگستان مین شب
کبہی ہاتہہ کافر کے شمشیر سے
کہ جون دامن شب شفق کی ہو ہاتہہ
ستارونکی تہی آنکہہ جسپر لگے
پڑی چاندنی سی وہ عیش کے
فرشتہ ملی ہاتہہ بے اختیار
عیان ہو ہو جس سی تن کی صفا
گلابی سی گرد ایک دی ہو سے
ثریا سی تابندگی مین وہ جیب
ستارون کی جسکی زمین پر بہا
سراپا جواہر کی دریا مین غرق
وہ پوشاک و زیور کی اوس پر بہار
چمن زار قدرت مین نخل مراد
نمایان شب تیرہ مین کہکشان
سحر چاند تارون کی جیسی چمک
کبہی تو کہ ٹیکا تہا سب اوسکی
جسی دیکہا اوڑہنی مین بجلی کی ہوش
وہ صبح گاہ مطلع آفتاب
کہ سورج کی آگی [illegible]
رہی آنکہہ سورج کی جس [illegible]

کہی عطردان مرصع دہری — انوکہی گہڑت کی کئی ہو گہڑے
ہر ایک سمت ہانی مجلد دہری ایک کتاب — ظہوری نظیری کا کل انتخاب
دہری ایک بیاض اور سنگ حجر — پیرا شعر سودا و میر حسن
قلمدان ہی ایک نزاکت بہرا — قرینی سی زیر چپر کہت دہرا
دہرا ایکطرف گنجفہ خوش قماش — دہری چوپڑ ایکطرف کو عجم تراش
پیچھی ایک چوکی پڑا اوڑہ پوش — کرین دیکھ کر غش جسی بادہ نوش
صراحی و ساغر شراب و کباب — دہرا اور سیہ ساقی نی کر انتخاب
دلی اوسکو رکہا چہپای ہوے — کہ چہوئی نہین منہ لگائی ہوے
رکہا خاصہ پر کو جنبر دار کر — کہ رکھیو تو خاصہ کو طیار کر
یہ سب کچھ ہوا جب کہ آراستہ — خراماں ہوئی سرو نوخاستہ
ستارہ شام نی ہاتھ مین ایک چھڑی — ولیکن چھڑی وہ کہ جگنون جڑی
روش پر لگی پہرنی اید ہر ادہر — کہ جیب جای سورج اوسی بیکلہر

داستان نی نظیر کی آنی کی اور باہم صحبت رکھنے

پلا مجکو ساقی شراب وصال — کہ اب ہجر سی تنگ ہی میرا حال
قضا تیاتہا اور جو وہ بی نظیر — ہوی شام باری تو تہہ ہوا سہیر
پیر اوسنی بہی اتنا تکلف کیا — کہ ایکدن مین جوڑی کو دہانی رنگا
تمامی کی سنجاب سی کر درست — بنا جلد جلد اور پہن تنگ و چست
پہن لعل یاقوت کی نورتن — وہ گل اسطرح ہوکی رشک چمن
فلک سیر پر ہو شتابی سوار — ہوا آسمان پر ہوا ایکبار
یکایک جو وارد ہوا اوس جگہ — کہ جسجا خراماں تہی وہ رشک مہ
نظر نازنین کی جو اوس پر پڑے — ہوی جا درختون کی اوجہل کہڑے
کیا چیپ کی عالم مین اوجو بہا سکے — تو دیکھا عجب رنگ سی وہ نوجوان
کہ دہانی ہی جوڑا انگلی مین پڑا — چہپا سبزی مین جا تسا ہی کہڑا

غرض رفتہ رفتہ وہ مدہوش ہو | چھپر کھٹ مین لیٹی ہم آغوش ہو
لیا کھینچ انہون نی جو پردہ شتاب | چھپی ایک جا دو مہ و آفتاب
لگی ہونی بے پردہ جو چھیڑ چھاڑ | در حسن کی کھل گئے دو کیواڑ
لگی پینی باہم شراب وصال | ہوئی نخل امید سی وہ نہال
لبون سی ملی لب دہن سی دہن | دلون سی ملی دل بدن سی بدن
لگی آنکھ سی آنکھ خوشحال ہو | گئین حسرتین دل سی پامال ہو
لگی چھاتی چھاتی جو چھاتی کی ساتھ | چلی ناز و غمزہ کی آپس مین ہاتھ
کسی کی گئی چولی آگی سی چل | کسی کی گئی چین ساری نکل
غم و درد دامن کشیدہ ہوئی | وہ گل نار سیدہ رسیدہ ہوئی
اوٹھی پی کی باہم شراب امید | کوئی سرخ رو اور کوئی رو سفید
چھپر کھٹ سی باہر رکھی اپنی قدم | نکل آئی بھرتی محبت کا دم
نشہ سی وہ لذت کی بیہوش ہو | گئی بیٹھ مسند پہ خاموش ہو
عرق مین ادہر غرق وہ مہ جبین | گئی آنکھین نیچی ادہر نازنین
یہہ بیٹھی تھی خوش ہو کی باہم ادہر | کہ اتنی مین اودہر سی باجا گجر
پہر کی وہ بجتی اوٹھا بی نظیر | ہوئی غم کی تصویر بدر منیر
نہ بولی نہ کی بات نہ کچھ کہا | نہ دیکھا ادہر آنکھ اپنی اوٹھا
کہا مجھ سی پیاری نہ بیزار ہو | پہر آؤنگا بولی کہ مختار ہو
خفا اوسکی ہونی سی وہ نوجوان | گیا تو لگی منہہ پہ آنسو روان
ہوئی دل جو دونون کی آپس مین بند | لگی ہجر سی دل پہ آنی گزند
بندہا پہر تو معمول اوسکا مدام | کہ ہر روز آنا اور ہر وقت شام
پہر رات تک ہنسنا اور بولنا | در حسن اور عشق کو کھولنا
کبھی ہجر سی اونکو ہونا ملول | کبھی وصل مین بیٹھنا پھول پھول

خبر پانا ماہرخ کا زبانی دیو کی عشق بی نظیر اور بدر منیر

سیر کو سے مینے گھوڑا دیا — کہ اوس مالزادی کو جوڑا دیا
سے ہنسی یون رہنا اور چھوٹنا — یہہ اوپری او پر مزے لوٹنا
کا دیا تھا نہ تونی سے یہے — بھلا اسکا بدلا نہ لون تو سہی
جیسی راتون کو دل شاد تو — کریگا دنون کو بہت یاد تو
چاہ کا دیکھہ سے اپنے ذرا — جھکاتی ہون کیسی کوئین رہ بھلا
جی سی ماردن تو کیا ای غریب — ولی چاہتی تہی یہہ تیرے نصیب
چاہ الم مین ہنساؤن سے تجھے — ہنساہی تو جیسا رولاؤن تجھے
کہہ اور بلا ایک پری زاد کو — کہا سنیو اسکی نہ فریاد کو
سی کہنچتا یہانسی لیجا شتاب — وہ صحرا جو ہی درد و محنت کا باب
ان اوس مین جو ہی مصیبت بھرا — کئی من کا تہہ ہی اوس پر دھرا
سی جا کی اوس چاہ مین بند کر — وہی سنگ پھر اوسکی منہہ پر تو دھر
سر شام کھانا کھلانا اسے — اور ایک جام پانی پلانا اسے
نہ دیجیو سوا اسکی جو کچھ کہے — یہی اسکا معمول دایم رہے
یہہ سن دیو اوس گل کی نزدیک آ — پکڑ ہاتھہ اوسکا فلک پر اوڑا
گری اوسپہ جو آسمان سے بلا — دل اوس نازنین کا ہوا ہو چلا
ہوا یون جو اوس بخت واژون کا اوج — چلی آہ نالی کی ساتھہ اوسکی فوج
کہا دل یہہ رتبہ جو کچھ آج ہے — یہی عشق کی جان معراج ہے
کیا بند پھر جا کی اوس چاہ مین — کوان وہ جو تہا قاف کی راہ مین
وہ یوسف کو تین مین ہوا جب کہ بند — ہوا اوس سی پستی کا رتبہ بلند
کھلی اوس کو تین کی یکایک نصیب — کہ آیا وہ اوس مین بہ صد دل غریب
منور وہ گھر اوسکا سارا ہوا — کوتین کی وہ پتلی کا تارا ہوا
وہ اندہا پڑا تھا سو روشن ہوا — جو ان اوس مین وہ سانپ کا من ہوا
ولی پاؤن جب اوسکا تہ پر گیا — کوان اوسکی اندوہ سی بھر گیا

جو اوسی سنی وہ بھی اوس سی بہی
کنوان اوسکو پوچھی وہ پوچھی اوسی
اندھیری سو اچھہ نہ سوجھی اوسی
سیاہی مین جیسی وہ کافر کا دل
صعوبت مین اوس سی جہنم بھی خجل
نہ تشنی سیاہی نہ وہان دھوان
سدا ظلمت غم کا اوس جا ظہور
غم و درد و الفت کو کہا کہا جی

[illegible]

غزل

یہہ کیا عشق آفت اوٹھانی لگا
میری دل کو مجھسی چھڑانی لگا
ملا میری دلبر کو مجھسی جدا
نہیں تو مزاج ٹھکانی لگا
گئی چشم جو بار لا کچھہ نہیں
میرا دل ہی مجھکو ڈبانی لگا
فلک نی تو اتنا ہنسایا تہا
کہ جسکی عوض یون رلانی لگا
نہیں مجھکو دشمن سی شکوہ حسن
میرا دوست مجھکو ستانی لگا

[illegible]

بہم دو دلوں مین جو ہوتی ہی چاہ ۔ تو ہوتی ہی دل کو تئین دل سی راہ
قلق وہان جو گذرا تو یہان غم ہوا ۔ رکا جی وہان یہان خفا دم ہوا
کئی دن جو آیا نہ وہ رشک ماہ ۔ نظر مین ہوا اوسکی عالم سیاہ
لگی کہنی بخش النسا سی بوا ۔ خدا جانی اوس شخص پر کیا ہوا
کہا اوسنی بی ہمکو سودا ہی کچھ ۔ وہ معشوق ہی اوسکو پروا ہی کچھ
خدا جانی کس شغل مین لگ گیا ۔ میری چترہ ہی اتنا ہی ہونا فدا
وہ رہ رہ کی ہمکو دلاتا ہی چاہ ۔ عبث آپ کو تم کرو مت تباہ
رکی جو کوئی اوسی رک جائیی ۔ جھکی آپ سی وہ تو جھک جائیی
تقول بھلا کچھہ نکالا کرو ۔ ذرا آپ کو تم سنبھالا کرو
یہہ سن چپ ہی دلمین کچھہ پچھتائی ۔ دیا کچھہ نہ اس بات کا کچھہ جواب
کئی دن گئی اپنی ڈھب اور سی ۔ بگڑنی لگی پہر تو کچھہ طور سی
دوانی سی ہر طرف پہرنی لگی ۔ درختون مین جا جا کی گرنی لگی
ٹھہرنی لگا جان مین اضطراب ۔ لگی دیکھنی وحشت آلودہ خواب
تپ ہجر گھر دل مین کرنی لگی ۔ در اشک سی چشم بہرنی لگی
تپ غم کی شدت سی وہ کانپنی ۔ اکیلی لگی رونی منہ ڈھانپنی
نہ اگلا سا ہنسنا نہ وہ بولنا ۔ نہ کھانا نہ پینا نہ لب کھولنا
جہان بیٹھنا پہر نہ اوٹھنا اوسی ۔ محبت مین دن رات کہنا اوسی
کہا گر کسی نی کہ بی بی چلو ۔ تو اوٹھنا اوسی کہکی ہان جی چلو
جو پوچھا کسی نی کہ کیا حال ہی ۔ تو کہنا یہی جو احوال ہی
کسی نی جو کچھہ بات کی بات کی ۔ پہ دن کی جو پوچھی کہی رات کی
کہا گر کسی نی کہ کچھہ کھائیی ۔ کہا خیر بہتر ہی منگوائیی
کسی نی کہا سیر کیجی ذرا ۔ کہا سیر سی دل ہی میرا بہرا
جو پانی پلانا تو پینا اوسی ۔ غرض غیر کی ہاتھہ جینا اوسی

[illegible]

حکایت کردن ایک نئی ترسم

اوٹھی سوتی ایک دن وہ ترک پیر
مگر غنچہ سان کہہ کہلی میرا دل

زبس گل سی آئی ہی بو یار کے
پہر ایک دن تہا کہ منہہ ہاتھ دہو

زمرد کا سونڈہا چمن پر سب
کہ زانو پہ ایک پانون کو دہر لیا

نہ پوچھہ اوسکی پائی نگارین کا حال
کفک اور فندق سی لالہ کو داغ

طلائی کڑی اور کفک کا وہ رنگ
جو اسکی چنبلی بہری پڑ تہ پور

زبس سوتی اوٹھی تہی وہ نازنین
خماری وہ انکھیان وہ انگڑائیان

جوانی کا موسم شروع بہار
نشی مین وہ احسن کے بیٹہنا

خواص ایک حقہ لیی تہی کہڑے
وہ شیشہ کا حقہ مرصع کا کام

ولی ایک اوسپر پڑا تہا جو پیچ
لب نازک اوپر وہ مہنال دہر

ادہر اور ادہر ہر طرف تہی نگاہ
خواصین کہڑی اوسکی سب گرد و پیش

کوئی مورچھل لی کوئی پیکدان
رسیلے جھبیلے بنے تنک چست و

کہ دنیا مین تو آئم ہین شادی و غم
کہا جا کی دیکہون چمن کو ذرے

کہ غم نی کیا ہی نہایت مضمحل
ہوا پہر ہوئی اوسکو گلزار کے

چلی اوٹہہ کے دالان سی سیر کو
وہ بیٹھی عجب آن سے دلربا

اور ایک پانون موندہ لیی لٹکا دیا
زبان ثنا وصف مین جسکے لال

ہوا ایسی کیفیت پائین باغ
سنہری شفق جسکو ہو دیکہہ دنگ

زری کی تلی جیسے مخمل پہ قوتر
پڑی تہی عجب دہب سے جان چمن

وہ جوبن کی عالم کی سرسائیان
وہ سینہ سی اوسکی گوتن کا اوبہار

وہ چھب تختی اپنی کو دیکہہ اینٹہنا
کہ لالہ کی پتی تہی اوس مین پڑے

مغرق زری کا وہ پیچہ تمام
پہ سب اوسکی اگی تہا گویا کہ ہیچ

نکالی تہی پہ دیین دو جبگر
کسیکی کوئی جیسی تکتا ہو راہ

جو تہین اپنی عہدی پہ حاضر ہمیش
کوئی لی چنگیر اور کوئی پاروپان

لباس اور زیور سی ہر ایک درست

وہ بنی لرتی بادلی اور سا
ململ کی ہی ایک بیما نیم آفتی اور کی
کہ وہ جوش لی طرح محبوب ہی
پہنی اوڑھنی ہی کم و بیش ہی
بھی جس طرح کی بنی ہوئی پینے ہوا
دو پٹی کی لہروں اور سپاہ میں ماجرا
وہ پانی کا عالم وہ حسن بیان
وہ سینہ عشق کی جوش دو دیا بابا بان

خفا ہون میرا جی ہی مشغول ہو
کوئی دم تو داغ جگر بھول ہو

کسی طرح سی دل تو لگتا نہیں
جلی ہی جگر دل سلگتا نہیں

یہ سنتی ہی دوڑی گئی ایک نگار
لیا عیش باغی کو اوسنی پکار

وہ آں لگی کا فراس آن سی
کہ جانی لگا جی سلمان سے

عجب حال سی وہ سب چلے نازنین
کہ ستی مین پانون کہین کا کہین

وہ خفقت کی گرمی وہ ڈومن بنا
نشہ مین بہو کا سا چہرہ بنا

لٹین منہہ پہ چہوٹی ہوئین سربسر
کہ بدلی ہو جون مہ کی ایدہر اودہر

وہ بن پوچہی ہوٹہونکی مستی غضب
کہ منہہ پر تہی گویا قیامت کی شب

فقط کان مین ایک بالا پڑا
کبہی تو کہ تہامہ کے ہالا پڑا

وہ پشواز اگرئی وہ نرگس کے ہار
وہ کمخواب کی بند روستے ازار

بندہا سر پہ جوڑا پڑی زر دشال
کمر کی لچک اور مٹک کی وہ چال

وہ شبنم کی انگیا ہی تنگ و چست
کنارہ نیہ مینا بنت کا درست

وہ اوٹہی ہوئی چین پشواز کے
وہ سسکی ہوئی چولی انداز کے

وہ مہندی کا عالم وہ توڑی چہڑی
وہ پاؤن مین سونی کی دو دو کڑی

چلی وہانسی دامن اوٹہاتی ہوئی
کڑی سی کڑی کو بجاتی ہوئی

عجب ایک عالم تہا لی ساختہ
کہ عالم تہا ایک اوس جان باختہ

گئی کافرین اور بہی دل نواز
لئی ساتہہ ساتہہ اوسکی سب اپنا ساز

چلین ایک اغماض اور ناز سے
کہڑی وہان ہوئین ایک انداز سے

روش پر جو تہا فرش اوسکی حضور
ادب سی وہان بیٹھیان ملکی دور

ہوا حکم گورے کا جو بس ملا
لئی ساز اپنی سبہون نی اوٹہا

دیا آسمان پر جو طبلون کو کہنچ
ہرایک تہاپ مین دل لیا سبکا اینچ

لگی گانی ٹپا وہ اس آن سے
نکلنی لگی جان ہر تان سے

عجب تال پڑتی تہی انداز سے
کہ بیکل تہی ہر تان آواز سے

سہانا سما ہر ایک سو تہا بندہا
درختون کی چہاؤن اور سبزہ ہرا
وہ دہانون کی سبزی وہ سرسبز کہیت
وہ لالہ کا عالم وہ سبزی ورق صبح و شام
وہ آنکہون کی ڈوری نشہ کا رنگ
گلابی سا ہو جانا دیوار و در
درختون سی آنا شفق کا نظر
وہ چادر کا چہٹنا وہ پانی کا زور

وہ ایک چاندنی رات وہ آبجو
وہ سنتی ہی پانی کا بہنا مدام
وہ اوڑہنی سی ساری لب جو
وہ پانی کی لہرین جو آہستہ آہستہ
وہ دل سینا انہ بہ پانی کی سی
وہ دل اسکا وہ اس مین بند

وہ انسان کا وہ دل اس مین بند
سی کہ حسن اور ہی پہنچی
بھی ان کا چلی آئی کان میں
پان لب دہن ہو رہی شرمندہ

درختون سی گرنی لگے جانور — بنی مثل آئینہ دیوار و در
ہوئین قمریان شوق سی نعرہ زن — بہرا اشک سی بلبلون کی چمن
ہوئی نہر کی سنگ پانی پگہل — پڑی ساری فواری اوسکی اچہل
عجب راگ کو بہی دیا ہے اثر — کہ ہو جاوی پتہر کا پانی جگر
بندہا اس طرحکا جو اوس جا سمان — ہوا اسکی دلکا عجب حال وان
ولیکن جو کچہہ دل کیون پر گیا — کہ بن آئی ہیر ایک وان مر گیا
لگا تہا زبس عشق کا اوسکو تیر — لگی کہینچنے آہ بدر منیر
بندہا اوسکو عاشق کا اپنی خیال — لگی رونی آنکہون پہ دہر کر رومال
کہین کا کہین لی اوڑا اوسکو راگ — ہوا اسی ہوتی اور دونی وہ آگ
لگی کہنی ہی ہی یہہ دیکہون مین سیر — نہ ہو پاس میری وہ یادش بخیر
وہی جانی ہو جسکی کچہہ دل کو لاگ — کہ معشوق بن سب ہی گلزار آگ
بہلا کیون کہ جی اوسکا خوشحال ہو — کہ ہجران کا غم جسکی دنبال ہو
جگہ مین اگر آہ کے سنبل ہو — لگی خار کیسا ہی گو پہول ہو
درختون کی عالم سی کیا ہو نہال — جسی یاد شمشاد کے ہو کمال
کری گلشن و گل پہ کیا وہ نظر — جسی اپنی گل کے نہ ہووی خبر
یہہ کہہ کر اوٹہی وہ انسی وہ دلربا — وہیں کہٹ مین جا کر گری منہہ چہپا
خوشی کا جو عالم تہا ماتم ہوا — ورق کا ورق ہی وہ برہم ہوا
سب اوٹہتی ہی بس اوسکی جاتی رہین — طوائف کہین اور خواصین کہین
میری عقل اس جا پہ حیران ہی — کہ یارب یہہ کیسا گلستان ہی
ہر یک وقت ہی اسکا عالم جدا — جو چاہی یہہ پہر ہو تو امکان کیا
کبہی ہی خزان اور کبہی ہی بہار — نہین ایک وتیرے پہ لیل و نہار

داستان بی نظیر کی غم ہجر سی بدر منیر کی بیقراری مین

پلا ساقی ایک جام مجہکو شتاب — کہ پردی مین شب کی گیا آفتاب

وہ آنکھیں جو رہتی ہیں بس پھوٹ پھوٹ
تو گویا کہ موتی بھری ٹوٹ ٹوٹ

تپ غم سے یوں تمتمائے ہیں گال
کہ جوں رنگ لالے پہ وقت زوال

گریبان سینے پہ تھا جو کھلا
تو گویا وہ تھی صبح عشرت فزا

و یا آہ ہونٹوں پہ کچھ سرد سی

اداسی نہیں یہ بھی عالم جدا
کہ تھی چاندنی اور ٹھنڈی ہوا

بیقراری بدر منیر کی بے نظیر کی فراق میں اور نجم النسا کی تسلی دینا

پلا ساقیا ساغر بے نظیر
پھنسی دام ہجران میں بدر منیر

وہ حسن جوانی اور اوسپر یہ غم
ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم

جہاں بیٹھنا آہ کرنا اوسے
بہانہ نزاکت پہ دھرنا اوسے

کبھی خون آنکھوں سے رو ڈالنا
کسیکو کبھی کچھ دھر ڈالنا

خواصوں کو بالا بتانا اوسے
اکیلے درختوں میں جانا اوسے

ولی اون درختوں میں جس میں وہ ماہ
سر شام چھپ چھپ کے کرتا نگاہ

سو یہ بھی پھر دلسے آوان مدام
اوسی چھاؤں میں بیٹھ کرتی تھی شام

گیا اسطرح جب مہینا گذر
کہ وہ ماہ مطلق نہ آیا نظر

اور اسکا ادھر رنگ گھٹنے لگا
جگر خون ہو مژگان پہ چھٹنے لگا

لگی رہنے تپ جان بیتاب میں
لگا فرق آنے خور و خواب میں

محبت کا سودا سا ہونے لگا
جنون تخم وحشت کا بونے لگا

سرکنے لگا پاس ناموس و ننگ
لگی عقل اور عشق میں ہونے جنگ

خموشی اوٹھانے لگی دل میں شور
جتانے لگی ناتوانی بھی زور

یہ احوال دیکھ اوسکا دخت وزیر
لگی جلنے جی میں کہ بدر منیر

تو وہ ہے کہ سب کے تئیں دے وقوف
کدھر دل گیا تیرا اے بے وقوف

مسافر سے کوئی بھی کرتا ہے پیت
مثل ہے کہ جوگی ہوئے کسکی میت

خواب دیکہنا بدر منیر کا بے نظیر کو کوئین مین اور جوگن بنکر نکلنا نجم النسا کا اوسکی تلاش مین

پلایا ساقیا جام جم سے وہ مل / کہ غائب کا احوال ظاہر ہو کل
کسی کی تو آگاہ فرخندہ حال / کہ آخر یہہ دنیا ہے خواب و خیال
ذرا آنکہہ لگ گئی جو اُس حال مین / تو دیکہا یہہ پہنسا اوسکو جنجال مین
قضا نے دکہایا عجب اوسکو خواب / کہ دشمن نہ دیکہے یہہ حال خراب
جو دیکہے تو صحرا ہے ایک لق و دق / کہ رستم جسے دیکہہ ہو جائے فق
نہ انسان ہے وان نہ حیوان ہے / فقط ایک کف دست میدان ہے
مگر بیچ مین اوسکے ہے ایک کوان / کہ اوٹہتا ہے آہون کا وان سے دہوان
کوئین کا ہے منہہ بند اور اوس سے اُٹہے / کئی لاکہہ من کی ہے ایک سل پڑے
صدا اوان سے ہے یہہ کہ بدر منیر / تیری چاہ غم مین ہوا ہون اسیر
مین بہولا نہین تجکو اے ہیر جان / کرون کیا کہ ہے مجہہ پہ قید گران
پر اس قید مین بہی تیرا دہیان ہے / فقط تیرے ملنے کا ارمان ہے
تو اپنی جو صورت دکہا دے مجہے / تو اس قید غم سے چہڑا دے مجہے
نہین مجکو مرنے سے کچہہ اپنے ڈر / یہہ غم ہے کہ تجکو نہووے خبر
تجہے کاش اس وقت مین دیکہہ لون / جیون مین اگر تیرے آگے مرون
ولیکن یہہ ہے خام بیہرا خیال / نہین وصل ممکن بغیر از وصال
کوئی دم کا مہمان ہون آج کل / اسی چاہ مین جائیگا دم نکل
یہہ سن واردات شہ بے نظیر / جو چاہے کرے بات بدر منیر
یہہ ہرگز میسر نہ آئی اوسے / قضا نے نہ اسکے سنائی اوسے
یکایک گئی آنکہہ اتنے مین کہل / بہرے اشک رخسار پر آئے ڈہل
نہ وہ چاہ دیکہا نہ پہر از وہ / پڑی گوش مین پہر نہ آواز وہ
صدا اپنے یوسف کی سن خواب سے / اوٹہی باولی جان بیتاب سے

مین جیتی ہون اس آسری پر فقط
وگرنہ مین ترک کی مرجاؤن ابھی
کہا اوسنی کیا کہیے تجھسی بھلا
مین اس عشق کا بھید سمجھی تھی ڈول
تجھی دیکہنا یون گوارا نہین
یہہ کہہ اوسنی رو رو دتارا سکا
گریبان کو مثل گل چاک کر
پہر آئی جو کچھہ اوسکو ہوش وحواس
پہن سیلی اور گیروا اوڑھہ کہیس
گلی سیر ہوتی جلالا راکہہ کر
پہن ایک لہنگا زری باف کا
زری کی دوپٹی سی چھاتی کو باندہ
زمرد کی مندری لگا کان مین
گلی بیچ ڈال اپنی بالون کی تئین
زری کا بنا حلقہ سر پر رکھا
تئین دیکہہ بل وش پر چہوڑ دین
جو غم سی آنکہون کو کرلال لال
زمرد کی سمرن کو ہاتہو مین ڈال
جو منکی تہی من کی اونہین کردرست
چلی بن کی جوگن وہ باہر کی تئین
نفس سوز دل کا عیان منہہ سی حال
اوس آئینہ رو کا کرون کیا بیان
کری حسن کو کس طرح کوتی ماند

کہ ہوتا ہی جیسی سیراغم غلط
اسی طرح جیسی گذر جاؤن لگی
پڑی اب تو اپنی ہی سر پر بلا
تیری غم سی آنی لگا مجھکو ہول
اس اندوہ کا مجھکو چارا نہین
کہا اپنی پیشوار کو تارتار
دیا خاک پر پہینک ادہر اودہر
سجاتن پہ جوگن کا اوسنی لباس
چلی بن کی صحرا کو جوگن کا بہیس
بہبوت اپنی تن پر ملا سربسر
وہ پردہ سا کر اوس تن صاف کا
بدن کو چہپا اور گاتی کو باندہ
کہ جون سبزہ گل ہو گلستان مین
پریشان کر اپنی بالون کی تئین
کیا سنبلستان کو جلگاہ
وہ بالگین سی شبدیز کی موڑ دین
رکہا چشم مین خون دل کو نکال
او رایک بین کاندہی پہ اپنی سنبہال
پہن اپنی موقع سی چالاک و چست
دکہاتی ہوئی چال ہر ہر کی تئین
اوڑاتی چلی اپنی آہون سی رال
صفا راکہہ سی اور بہبوت دہان
بہبی ہی کہین خاک ڈالی سی چاند

ہر ایک تار تہا بین کا رو دلیل
نہ عاشق ہوئی اوسکی عالم پہ لوگ
بنی جب کہ جوگن وہ اس رنگ سی
وہ رخصت جو اس طرح ہونی لگی
وہ رو رو کی ہو وا برِ غم یون ملی
یہان تک بندہا اونکی رونی کا تار
کہڑی تہی وہ جوگن کی جو گرد گل
نہ دیکہا کسی نی جو کچہ اختیار
چلی جس طرح بیٹہہ اپنی دکہا
کسی نی کہا ہو لیو مت سبہی
کہا اوسنی خیر اب تو جاتی ہون مین
تمہین بہی خدا کو مین سونپا سنا
جدا ہو کی القصہ رو تونکو چہوڑ
نہ سدہ بدہ کی لی اور نہ جنگل کی لی
لئی بین پہرتی تہی صحرا نورد
کہ شاید کوئی شخص ایسا ملے
جہان بیٹہہ کر وہ بجاتی تہی بین
بجاتی وہ جوگن جہان جو گیا
اوسی سنکی آتا تہا صحرا کو جوش
گلِ نغمہ جو اوس سی گرتی ہزار
کہین حلقہ حلقہ کہین لخت لخت
بجاتی تہی جون جون وہ بن بن مین بین
نظر جو کہ پڑتی تہی بوتی جسکی

وہ تہی بین کی راگ کی سلسبیل
دیوانہ ہوا جوگ دیکہا اوسکا جوگ
لگی پہوڑنی دوست سر سنگ سی
تو وہ صاحبِ خانہ رونی لگے
کہ جسطرح ساون سی بہادون ملے
بہی پہوٹ دیوار و در ایکبار
وہ رو رو ہوئی شبنم آلودہ گل
کہا حق کو سونپا تجہی لی سدہار
اسیطرح دکہلا ہمین منہہ پہر آ
خدا کی تئین مینی سونپا تجہی
جو ملتا ہی تو اوسکو لاتی ہون مین
مرا بخشیو تم کہا اور سنا
چلی اپنی گہر بار سی منہہ کو موڑ
نکل شہر سی راہ جنگل کی لے
تن چاک چاک اور رخ گرد گرد
کہ جس سی وہ شیدا کا شیدا ملے
تو سنی کو آتی تہی آہو تی جیت
تو وہان بیٹہتی خلق دہونی لگا
صدا اسی درختون کو آتا خروش
تو لیتا اونہین دشت دامن پسار
کہڑی ہو کی گرد اوسکی سنتی درخت
خس و خار سنتی تہی بن بن کی بین
ہر ایک عالمِ شوق مین تہی کہڑی

قضارا سہانا سا ایک دشت تھا | کہ یک شب ہوا اوسکا وہاں بسترا
وہ تھی اتفاقاً شب چار دہ | اداسی وہ بیٹھی وہاں رشک مہ
بچھی ہر طرف چادر نور تھی | یہی چاندنی اوسکو منظور تھی
بچھا مرگ چھالی کو اور لیٹے مین | دو زانو سنبھل کر وہ زہرہ جبین
کِدارا بجانی لگی شوق مین | لگی دست و پا مارنے ذوق مین
کِدارا یہہ بجنی لگا اوسکی ہاتھہ | کہ سہنی کیا دائرہ لیکے ساتھہ
بندہا اوس جگہہ ہر طرح کا سمان | صبا بھی لگی رقص کرنی وہان
وہ سنسان جنگل وہ نور قمر | وہ براق سا ہر طرف دشت و در
وہ اجلا سا میدان چمکتی سی ریت | اوگا نور سے چاند تارا و نکا کہیت
درختون کی پتی چمکتی ہوئے | خس و خار ساری جھمکتی ہوئے
درختون کی سایہ سے مہ کا ظہور | گری جیسی چھلنی سے چھن چھن کی نور
دیا یہہ کہ جوگن کا منہہ دیکہہ کر | ہوا نور سایہ کا ٹکرے جگر
گیا ہاتہہ سے بین سنکر جو دل | گئی سایہ و نور آپس مین مل
وہ صورت خوش آتی ہوا اوس نور کی | دل اپنی پہ سایہ نی منظور کی
ہوا بندہ گتی اوس کہڑی اس کا دل | بسیر الگئی چاند نور اپنا بہول
درختون سے لگ لگ کی باد صبا | لگی وجد مین سب بولنے واہ وا
کِدارا کا عالم یہہ تھا اوس گہڑی | کہ تھی چاندنی ہر طرف غش پڑی
یہان تو یہہ عالم تھا اور طور یہہ | تس اوپر مزا تم سنو اور یہہ
کہ تھا ایک پریزاد فرخ سیر | جنون کی وہ تھا پادشہ کا پسر
نہایت طرحدار صاحب جمال | برس مین الکیس کا سن و سال
ہوا پر اوڑاتی ہوئی اپنا تخت | کسی طرف جاتا تھا فیروز بخت
وہ جاتا تھا کرتا ہوا سیر ماہ | اوسی خلق کہتی تھی فیروز شاہ
یکایک سُنی بین کی جو صدا | وہان تخت لا اوسنی اپنا رکہا

اودہرتان پر بین کی تہی بہار … بندہاتہا ادہر اسکی رونیکا تار
دہری اپنی کاندہی پہ جب اوسنی بین … اوٹہی لیکی انگرائی زہرہ جبین
پریزادنی تب پکڑ اوسکا ہاتہہ … شتابی بٹہا تخت پر اپنی ساتہہ
زمین سی اوڑا آسمان کی تئین … وکہتا کہا کی نہین رہی نہین
نہ مانا او راوسنی اوڑایا اوسی … پرستان مین لا بٹہایا اوسی
یہہ مژدہ گیا باپ پاس اپنی لے … کہا عرض رکہتا ہون مین آپ سے
یہہ جوگی جوہی ایک صاحب جمال … ذرا مین سنی اوراونکی خیال
بہت آپ اوسی اوٹہا سے نیکے حظ … بہت بین مین اوسکی پائینگی حظ
کہا اوسنی بابا بہت خوب ہی … ہمیشہ سی راگ اپنا مرغوب ہی
کہا آوجوگی تجہی بٹہو ادہر … کرو روشن اپنی قدم سی یہہ گہر
کہلی بخت بیٹی کی اور باپ کے … سر ون پر ہماری قدم آپکے
بہت اوسکی تعظیم و تکریم سے کے … جگہہ ایک پاکیزہ رہنی کو دے

داستان فیروز شاہ کی مجلس آرائی اور جوگن کو بلانا

پلا مجکو ساقی محبت کا جام … کہ مہانیون مین ہوا دن تمام
یہہ جوگن جو بیٹہی بروگن ہوئے … کہ اتنی مین رات آئی جوگن ہوئے
بہبوت اپنی منہہ پر سیاہی سی مل … رکہہ انڈوی کو سہ کی شب آئی نکل
دکہاتی ہوئی سوز دل دور سی … اوڑاتی ہوئی زال کو نور سی
ستارون کی مالی گلی بیچ ڈال … وہ پہنچی پرستان مین چال حال
ہوئی شب جو وہ بزم انجم فروز … چہپا رشک سی اوسکی پردہ مین روز
ملک نی پرستان مین مجلس بنا … بلایا اوسی جسکی تہی یہہ ثنا
پریزاد ساری ہوئی جمع وہان … کہ دیکہین تو جوگن کا جلکر سمان
وہ جوگن جو سچ مچ تہی زہرہ جبین … سو مجلس مین آئی لئی اپنی بین
بہت منتونسی بلایا اوسے … بڑی عزتون سی بٹہایا اوسے

مثنوی میر حسن

کہا تون سی اوسکی ہوا دل روان
روان وہ دوان کر دیا جان کو
رولایا ہر ایک جن و انسان کو
ہوا حال پر اوسکا یہہ کچہ تباہ
وہ عاشق جو تہا اوسپہ فیروز شاہ
کبہی سامنی آ کی کرتا نظر
کبہی دیکہتا چہپ کی ایدہر اودہر
ستون کی کبہی اوٹ مین ہوکی وہ
کہڑا دیکہتا اوسکا رورو کی وہ

غرض تھی یہہ صحبت کہین کیا کہون
بجی ہلی صحبت مین وہان الیسی بین
سرا ہا پری زاد کی باپ نے
اسیطرح ہر شب کرم کیجیے
مقدم ہمارا رجھانا کرو
یہہ گہر بار ہی آپ ہی کا تمام
تکلف کو موقوف کر دیجیے
کہا اوسنی مطلب نہین کچہ ہمین
کہان ہم کہان تم ہوا یہہ جو ساتہہ
یہہ کہہ وہان سی وہ تھی جوگن اوٹہہ
لگی رہنی اوسمین شب و روز وہ
کہا اپنی جی سی کہ سنتا ہی سب
بہ بینم کہ تا کردگار جہان
غرض اس طرح اوسکا معمول تھا
پہر رات تک ہنستی اور بولتی
بجا مین سبکو رجہاتی تہی وہ
ولی کیا کہون حال فیروز شاہ
نہ دنیا کی اوسکو نہ دین کی خبر
اوسی شمع کی گرد پہرنا اوسی
بہانہ سی ہر کام کی روز شب
اسیطرح اوقات کہونا اوسی
وہ جوگن بہی سو سو طرح کر ادا
ولی کچہ بہی پاتی جو حسن طلب

بہی حال تہا اوسکا کہ دیکہا کر دن
کہ غش کر گئی وہی جو تہی نکتہ چین
کہا کی دیا جوگی جی آپ نے
مری بزم رشک ارم کیجیے
ہمین اپنا مشتاق جانا کرو
ہوئی آج سی ہم تمہاری غلام
جو کچہ تمکو درکار ہو لیجیے
تمہارا مبارک رہی گہر تمہین
یہہ تہی بات سب آپ دیوانہ کی ہاتہہ
دیا تہا یہان اوسنی رہنی کو گہر
سمجہتی ہی مین کچہ دل افروز وہ
نہ گہبرا اتہا اپنی دل مین کبہی
درین آشکارا چہ دارد نہان
کہ اوس شاہ پریون کی خندہ جبین جا
ہر ایک بات مین قند تہی گہولتی
پہر کی بجی گہر مین آتی تہی وہ
کہ تہی دن بدن اوسکی حالت تباہ
اوسیکی تصور مین شام و سحر
پتنگی کی مانند گرنا اوسی
وہین کاٹنی آکی اوقات سب
سدا بین سن کی رونا اوسی
ہر ایک آن مین اوسکو لیتی لبہا
تو عاشق پہ غصہ وہ کرتی غضب

[illegible]

تنہا اوسکے گھڑی کوئی ادہر اودہر ۔ الیلی پڑی ہی جوگن اوسکو نظر
اکیلی اوسی دیکھہ ہو بیقرار ۔ گرا پانون پر اوسکی بی اختیار
گرا اسطرح سی قدم پر جو وہ ۔ تو کہنی لگی تنک اوسکو وہ
کہی آج کیا یہہ خلاف قیاس ۔ گرا اتنا تو ہو کی کیون بی حواس
کسی نی تیرا دل ستایا کہین ۔ دیا جی کو تیرے لبہایا کہین
میری بیٹہنی سی اذیت ہوئی ۔ کہ مہمانون کی مصیبت ہوئی
فقیرون سی اتنا نہ ہو تو خفا ۔ چلی ہم بہلا جا تیرا ہو بہلا
اذیت مگر ہم سی پاتا ہے تو ۔ کہ اب پانون پڑ پڑ اوٹہاتا ہی تو
لگا کہنی رو رو کی فیروز شاہ ۔ کہ بس بس یہی تو کہو گی نہ واہ
تمہاری سمجہہ نی تو مارا ہمین ۔ یہہ باتین نہین اب گوارا ہمین
ستائی ہوئی کو ستاتی ہو کیا ۔ جلی دل کو ناحق جلاتی ہو کیا
ہوئی تم نہ واقف مری حال سی ۔ فدا مین رہا جان اور مال سی
تم اپنا سا مجکو سمجہتی رہے ۔ بہلا تم کو اب یہان کوئی کیا کہی
تم ایسی ہی بی رحم و بی درد ہو ۔ غرض اپنی عالم مین تم فرد ہو
کہا اوسنی کہہ شتاب اپنا حال ۔ کہ تو کیون گرا سر کو پانون پہ ڈال
کہا تب پریزاد نی میری جان ۔ کہان تک کرون راز دل کو نہان
بہلا ہجر مین کب تلک ہون ملول ۔ غلامی مین اپنی مجہی کر قبول
لگی سننی کہنی کہ ایک طور سے ۔ جو میری کہانی سنی غور سے
مطالب اگر میری بر لائی تو ۔ تو شاید مراد اپنی بہی پائی تو
کہا اوسنی پہر جلد فرمائی ۔ جو کچہہ آپ سی ہو بجا لائی
کہا اوسنی یہہ ہی میری داستان ۔ کہ شہر سراندیپ ایک مکان
ملک ایک وہانکا ہی مسعود شاہ ۔ کہ بیٹہی ہی ایک اوسکی مانند ماہ
جہان مین ہی بدر منیر اوسکا نام ۔ مین رہتی تہی خدمت مین اوسکی مدام

[illegible]

[illegible]

کہ جاؤ تو ڈھونڈھو کر وست سے — کہی ایک پرستانمین قید آدمی
جو تم مین سی لادیگا اوسکی خبر — جواہر کی دونگا لگا اوسکو پر
یہہ سن اپنی سردار کا وہ کلام — تجسس مین پہرنی لگی صبح شام
ہوا ناگہان ایک کا وہان گذر — جہان قید مین تہا وہ خستہ جگر
وہ روتا جو تہا نالہ و آہ سے — تو پہنچا اوسکو آتی صدا چاہ سے
کہا کچھہ تو ملتا ہی یہانسی سراغ — کہ آتی ہی یہان بوتی گلزار باغ
وہ چوکی کی جو دیو تہی جابجا — لگا پوچھنی کسکی ہی یہان صدا
کہا ماہرخ کا ہی قیدی یہسان — کوئین مین تڑپتا ہی ایک نوجوان
وہ تحقیق کر اور لی وہانکا بہید — اوڑا شہر کو اپنی دیو سفید
کیا جاکی فیروزشہ کو سلام — سن آیا جو کچھہ تہا سنایا تمام
کہا میرا مجرا ہی اب لائیے — جو دینی کہا ہی سو دلوائیے
یہہ معمول تہا اونکی انعام کا — جواہر کی اوسکو دیتی پر لگا

داستان پیغام پہنچنی مین فیروزشاہ کی ماہرخ کو

یہہ پہنچا پہر اوسن ماہرخ کو پیام — کہ کیون زیست کرتی ہی اپنی حرام
بنی آدمی کو تو چوری سے لا — بٹہاتی ہی گہر مین تعشق جتا
تیری باپ کو گر لکہون تیرا حال — تو کیا حال تیرا ہو پہر ای چہنال
عزیز اپنی رکہتی نہین جان کو — ابہی ہی کہ بہوکون پرستان کو
تیرا رنگ غیرت سی اوڑتا نہین — تجہی کیا پریزاد جڑتا نہین
ہمارا گئی بہول خوف و خطر — لگی رکہنی انسان پر تو نظر
بہلا چاہتی ہی تو اوسکو نکال — کوئین مین جسی تو نی رکہا ہی ڈال
اور اسکی قسم کہا کہ پہر گر کہین — لیا نام اوسکا تو پہر تو نہین
گیا ماہرخ کو یہہ فرمان جب — ہوئی خوف سی وہ پریشان تب
کہا مجہسی تقصیر اب تو ہوئے — کہو اسکو لیجائی یہانسی کوئے

[illegible]

لی آیا وہ جون خضر سو گہات سے | نکال آب حیوان کو ظلمات سے
ہلوی ست اوس نازبوی وہ گل | کہ نکلا وہ سنبل سی مانند گل
اندہیری سی نکلا وہ روشن بیان | کہ جز نولسی جون ہو مضمون عیان
وہ جیتا تو نکلا ولی اسطرح | کہ بیمار ہو نزع مین جسطرح
برس آدہ پرآنی کا بہتا اوسکو غم | کبہی تو کہ ہرتا ہتا او سر کا دم
بہی خاک تن پر برنگ زمین | گہا جیسی تتلی ہی پتلا کہین
نہ انکہون مین طاقت نہ تن مین توان | کہ جون خشک ہو نرگس بوستان
وہ تن سرخ جو تہا سو پیلا ہوا | وہ جو بر اجو تہا سبز نیلا ہوا
وہ سر مین جو تہی اوسکی سنبل سی بال | ہوئی لاغری سی بدن کی وبال
فقط پوست باقی تہا یا استخوان | نہ تہا خون کا رنگ بہی درمیان
بدن سی رگو نکلی تہی اس سے نمود | کہ او بہی ہو جون ریسمان کبود
بدن خشک و زرد اسطرح تہا وہ گل | خزان دیدہ ہو جسطرح برگ گل
وہ ناخن جو تہی اوسکے مثل ہلال | سو وہ ہو گئی بڑہ کی بدر کمال
یہہ دیکہا جو احوال اوسکا تباہ | تو روتا ہوا جلد فیروزشاہ
بٹہا تخت پر اپنی اوسکو وہان | لی آیا وہ بیٹی تہی جو گل جہان
رکہا تخت ایک تہا پہ اوسکا چہپا | کہا پہر یہہ جاکر کہ نجم النسا
چل اب تو کہ مین اوسکو لایا یہان | یہہ سنتی ہی کہہرا کی بولی کہان
دیوانی تہی از بس کہ اوس نام کی | نہ سر کی سی سدہ نہ کچہہ پانو کی
ہا چل کہان ہی بتا تو مجہی | ذرا اوسکی صورت دکہا تو مجہی
ہارہ کی چلیو ذرا تہم رہو | کہ شادی بڑی ہی ہمین غم نہو
بسی ڈہونڈتی تہی سو یہہ ہی وہ | کہا ہان ری ہان یہہ وہی ہی وہ
یہہ کہہ اور لی ہاتہہ مین اوسکا ہاتہہ | لی آیا وہ جو گل کو وہان ساتہہ
یا آپ اوس تخت پر بیٹہہ اور | دکہایا اوسی اور کہا کر تو غور

اوتارا وہین لا درختون مین تخت — دو بارا کہلی اون درختون کی بخت
اکیلی اوتر وہان سی آئی ادہر — لئی سوگ بیٹھی تہی وہ سیم‌بر
یکایک جو آ وہ قدم پر گرے — تو جہجکی وہ شہزادی اور کچھ ڈرے
پہر آخر جو دیکہا تو جوگن ہی یہہ — میری درد و غم کی بروگن ہی یہہ
کہا میری نجم النسا تو ہی جان — ارے تیری صدقی میں میری مہربان
ہمین تیری ملنی کی کب آس تہی — کہ جینی سی اپنی ہمین یاس تہی
بہت اوسنی چاہا کہ ہو وی کہڑی — کہڑی ہوتی ہوتی وہین گر پڑی
کہا بارِ غم سی افاقت نہین — ارے کیا کرون مجہین طاقت نہین
بلائین لگی لینی نجم النسا — لگی گرد پہرنے برنگ صبا
اوسی شاہزادی کا تہا حال یاد — جو دیکہا تو یہان اوس سی کچہ نہ یاد
نہ گہر کی وہ رونق نہ اوسکا وہ حال — گلو سی لگا دل تلک پایمال
پڑی ساری بیداشت دیوار و در — محل کو جو دیکہا تو ٹوٹا سا گہر
خواصین جو تہین پاس وہ نازنین — سو میلی کچیلی تہین سکے کہین
نہ چوٹی گندہی اور نہ کنگہی درست — جو چالاک تہی بن گئی وہ بہی سست
ہر ایک اپنی عالم مین دیکہو تو دنگ — اڑا رنگ چہری کا مثلِ پتنگ
نہ الیس کی چہلین نہ وہ چہچہے — نہ گانا بجانا نہ وہ قہقہے
غم آلودہ ہر ایک زار و نزار — نہ آرام جی کو نہ دل کو قرار
جو بیٹہین تو رونا جو اوٹہین تو غم — غرض بیٹہتی اوٹہتی اون پر ستم
چمن ساری ویران سی ہین پڑی — شجر گل کی ایک جہاڑ سی ہین کہڑی
جو خود ہی تو حیران و بیمار سی — کہ جون زرد شیشہ کی ہو آرسی
نہ تاب و توان اور نہ ہوش و حواس — ضعیف و نحیف و پریشان اداس
یہہ دیکہہ اوسکا احوال نجم النسا — جلی شمع کی طرح آنسو بہا
ولیکن محل مین پڑی جب یہہ دہوم — کیا مثل پروانہ اوسپر ہجوم

بگڑ ایک یہہ آپڑی ہے بے
کہین تیسری خاطر بلا مین پہنسے

سلوا ایک کو تو لی آتی ہون مین
ہوا دوسری کو بتاتی ہون مین

یہہ سن شاہزادی ہنسی کہلکہلا
کہا کیون اوراتی ہی نجم النسا

ارے ایک ہی تو بڑی قہر ہے
کہین تو ہی امرت کہین زہر ہے

چل اب تو چلی بس زیادہ نکر
اونہین جا کی جلدی لی آتو ادہر

کہا پہر پریزاد کے روبرو
بغیر از کسی کی کہی ہو کے تو

کہا وہ تو ایسا دیوانا ہی سن
وہ اس بات کو کیا کہیگا نہین

اگر دل مین کچہ تیری وسواس ہی
نہین دور وہ بہی تیری پاس ہی

ذرا پوچہہ تو اس بات کو
کہ وہ روبرو اوسکی ہو یا نہو

یہہ سنکر شتابی گئی وہ نگار
لیا جا کی آہستہ اونکو پکار

چہپاتی ہوئی لا بٹہایا وہان
وہ خلوت کا جو تہا قدیمی مکان

پہر اوس سے یہہ پوچہا کہ ای بی نظیر
کہی تو چلی آوے بدر منیر

کہا خیر ہی تجکو رشک چمن
چہپی ہی کہین بہائی سی بہی بہن

میرا جان و مال اوسپہ قربان ہی
کہ اوسکی سبب سی میری جان ہے

میرے یہہ تو ہمدم ہی دن رات کا
مجہی اوس سی پردہ ہی کس بات کا

داستان بی نظیر و بدر منیر کی ملنی کی اور اوسکے باپ کو بیاہ کا رقعہ لکہنی مین

میری منہہ سی ساقی ملادی شراب
کہ ملتی ہین باہم مہ و آفتاب

یہہ سن سن کی باتین وہ پردہ نشین
چلی آئی وہان نازسی نازنین

حیا سی پہر اکر جو بیٹہی وہ پاس
پہر آئی گئی اوسکی ہوش و حواس

نظر سی نظر جو ملی ایکبار
لگی چشم سی لعل و گوہر نثار

اودہر اشک خونین ادہر چشم نم
اوسی اسکا غم اوراسی اوسکا غم

نہ وہ رنگ اوسکا نہ وہ اسکا حال
تن زرد زرد اور رخ لال لال

بہار و خزان کو کیا ایک جا
پہ مجہون پہ جو داغ تہی بی شمار
سو آنکہون سی اونکی دکہائی بہار
پہر آخر کو نجم النسا وہ شریر
لگی کہنی ہنستی ہی بدر منیر
کیا چاہتی ہی تو اب قہر کیا
زیادہ نہ ہین اپنی الفت بتا

بس اب کچھہ خوشی کی کرو گفتگو — خدا پھر نہ تمکو رلاوی کبھو

نہیں خوشنما پاس آئی ہوی — رہین دو جنی منہہ چھپائی ہوئی

یہ سن ہنس پڑی سب کی آپس مین مل — پڑین جسطرح پھول گلشن مین کھل

بہم پھر تو ہونی لگی اختلاط — اچھلنے لگی دل سی عیش و نشاط

سب آدھی کٹی تب تو خاصہ منگا — تکلف سی ہر ایک کی آگی دھرا

عجب چہلسی سب نی آپس مین مل — کیا نوش حسب تمنای دل

پھر آخر کو دو دو جدا ہو گئے — الگ خوابگاہون مین جا سو گئے

اوٹھائی تھی جو جو کی رنج و ملال — ہوی اس فرحی مین وہ خواب و خیال

الگ ہوکی لیٹتی جو وہ ماہرو — ہوئی لیٹی لیٹی عجب گفتگو

وہ گذرا ہوا یاد کر کر کی حال — لگی رونی آنکھون پہ دھر کر رومال

کہا شاہزادی نی احوال سب — کوئین مین جو گذرا تھا رنج و تعب

کہ یون مین اندھیری مین رویا کیا — کوئین مین تن اپنا ڈبویا کیا

نہ پہنچا کوئی میرا فریاد رس — تڑپتا رہا دل برنگ جرس

وہ تاریک خانہ میرا گھر رہا — سدا میری چھاتی پہ پتھر رہا

محبت کی یہہ چاشنی اور دیکھے — کہ میری تئین جیتی جی گور دی

زمین سی نکلنی کی کب آس تھی — فلک کی بھی ہاتھہ سی یاس تھی

عجب طرح سی زیست کرتا رہا — تیری جانسی دور مرتا رہا

خدا ہی نی بخشی ملایا مجھے — اوٹھا قبر سی پھر جلایا مجھے

دیا شاہزادی نی رو رو جواب — کہ مینی بھی ایک شب یہہ دیکھا تھا خواب

تیری داغ کی دل مین جو ہو گئے — مین ایک رات روتی ہوئی سو گئے

تو کیا دیکھتی ہون کہ صحرا ہی ایک — اور اوس دشت و بر مین کوئی چاہ ہی ایک

صدا اوٹھتی ہی آتی ہی بدر منیر — ادھر آ کہ یہان قید ہی بی نظیر

مین ہرچند چاہا کرون کچھ بات — دلی کی گئی دہان یہ کچھ ایسی بات

کھلا عقدۂ صبح اوس دم جو کھل
اوٹھی جب کہ آپس مین کا غام وی
دوبارہ کیا سب نی اپنا سنگار
وہ جوگن ہوئی تھی جو نجم النسا
نہاد ہو کی نکلی عجب آن سے
نہائی سی نکلا عجب اوسکا روپ
ولی آگ اوسنی لگا تھی یہ اور
جلانی کو عاشق کی دکھلا یہی
تمامی کی سنجاب اوسیر لگا
اوسی رنگ کی ساتھہ کا سب لبا
بہبہو کا ساتن اور وہ پہنی کی تک
نکیلی وہ اوٹھتی ہوئی چھاتیان
گلی کی صفائی وہ کرتی کا چاک
وہ کنچن سی اوسمین کچین لال لال
نیلاہٹ وہ پہنتی کی اوس سی نمود
لہی تولئی اپنی منہہ پر نقاب
بنت گرد کیونکر نہ اوسکی پہرے
وہ پاجامہ سبز کمخواب اور
جواہر سجا اپنی موقع سی کل
وہ کنگہی کہنچی اور وہ ابرو کھچے
اچہری وہ چوٹی زری کا موباف
عروسانہ اوسنی کیا جو لباس
بنی جب کہ اوس رنگ وہ رشک حور

نکل آئی ایدھر ادھر وہ گل
لگی باری باری سی تمام وی
تہوں مین نئی سر سی آئی بہار
جہی گرد وہ اپنی تن کی جہڑا
کہ الماس نکلی ہی جون کان سی
نکل آئی بدلی سی جس طرح دہوپ
لہ پوشاک کی سرخ لالی طور
لیا سرخ لاہی کا جوڑا پہن
طلا کی طرح سی دیا دل کا
تصور مین ہو سرخ جسکی قیاس
کہ جون شعلہ آتش سی اوٹھی بہڑک
بہرین اپنی جوبن مین انڈلاتیان
شراق کی انگیا کسی ٹہسک ٹہاک
بہری رنگ سی قمقی کی مثال
کہ جون ~~سرخ پہرتی بہ خیال~~ کبود
شفق مین جہپی جون مہ و آفتاب
کہ دہان گو کہرو لہر کہا کہا رے
دوپٹہ بنارس کا سورج کی طور
ترشح مین ہو جیسی ندیدہ گل
ہر ایک آن مین اپنی ہر سو کھچے
کہ جون دود کی بعد شعلہ ہو صاف
تو آنی لگی خون کی اوس مین باس
چلی آئی فیروز شہ کی حضور

باہم نا کامیان ورنہ کس کام کو
نصیب اسطرح سی جو یاری کرین
عیان کیون نہ ہم عوا سنگاری کرین
جب آپس مین ہم مشوری ہو گئی
ادہر او را دہر کی دو دو گئی
وہ نجم النسا اور وہ بدر منیر
پہ ایک کہانہ وہ دو وزیر
زمین پر نہ تہی جن کی مان باپ کی
کہ دیکہین کی اب ہم قدم آپ کی
نکلی پی نظر اور

فریدون مثال و سکندر نژاد — مراد جہان و جہان مراد
جہان شجاعت زمان کرم — دل رستم گرد حاتم ہمم
مین وارد ہون یہان اک مہمان غریب — لی ہی ہین مجکو میری یہان نصیب
نوازش سی اپنی کرم کیجئے — غلامی مین اپنی مجہے لیجئے
ہمیشہ سی ہی راہ و رسم شہان — کہ وابستہ یون ہی ہی کار جہان
جہان پر ہی روشن کہ مین ماہ ہون — ملک زادہ ابن ملک شاہ ہون
ہر ایک مجہسی واقف ہی برنا و پیر — کہ ہی نام میرا شہ بے نظیر
بیان سب کیا ماضی و حال کا — مفصل لکہا فوج و اموال کا
جتا کر بہت عجز او رانکسار — لکہا یہہ بہی ایک حرف آخر بار
کہ جو ہو وی ہو عکس شرع شریف — وہ ہی اپنی مذہب مین بنا حریف
اگر مانی غیبہ تو مانئے — نہین آپ آیا ہمین جانئے
گیا یہہ جو مسعود شہ کو پیام — سنا اور پڑہا خط کا مضمون تمام
سمجہہ اسکا مضمون مسعود شاہ — کہ اتنی ہی فوج اور یہہ ہی سپاہ
اگر جنگ ہو تو بڑی جنگ ہو — پہر آخر خدا جانی کیا رنگ ہو
اور آخر بہت خرابی کی چال — کہ پیوند ہوتی مین باہم نہال
نہ تازی یہہ کچہ رسم پیوند ہے — ہمیشہ سی عالم بروند ہے

جواب نامہ بی نظیر کا ملک مسعود شاہ سے

لکہا نامہ اوسکی یہہ ایک در جواب — کہ عاقل کو نکتہ لگی ہی کتاب
لکہا بعد حمد و ثنای خدا — پس از نعت احمد شہ انبیا
کہ نامہ تمہارا جو سربستہ تہا — وہ راز نہان اپنی ہاتہون کہلا
شریعت کی عالم مین مجبور رہین — نہین اپنی نزدیک ہم دور رہین
اگر ہم کبہی اپنی دعوی پر آئین — تمہاری فلک کو نہ خاطر مین لائین
ابہی کہہ سکی نکلی ہو لڑکو نکی طور — نہین نیک و بد پر تمہین اپنی غور

نکالے کہنے کوئی ادہر آیئو — اری رتہہ شتابی میری لائیو
کسی نی کسی کو پکارا کہین — نہ لانی پہ میانی کی مارا کہین
کوئی پالکی مین چلا ہو سوار — پیادون کی رکہہ اپنی آگی قطار
جو کثرت مین دیکہا کہ گاڑی نہین — کوئی مانگی تانگی پہ بیٹہا کہین
سپاہ و تیغی کہڑکنی لگے — سوارون کی گہوڑی بہڑکنی لگے
نگاڑی وہ نوبت کی اور اونکی بعد — گرجنا وہ دہونسونکا مانند رعد
وہ شہنائیون کی سہانی دہن — جسی گوش زہرہ مفصل سنین
ہزارون تماشی کی تخت روان — او ر اہل نشاط اونپہ جلوہ کنان
وہ طبلونکا بجنا اور اونکی صدا — یہہ گانا کہ اچہا بنا لاڈلا
وہ نوبت کا گہوڑی پہ ہونا سدا — وہ موتی کا سہرا جواہر کی ہار
تہمک کر وہ گہوڑونکا چلنا سنبہل — ہما کی وہ دو طرف مورچہل
وہ فانوس آگی زمرد نگار — کہ ہو سبز مینا جنہون پر نثار
دو رستہ جو روشن چراغان ہوئی — پتنگی خوشی سی غزلخوان ہوئی
ہوا دل جو روشن چراغان سی — پڑہی شعر نوری کی دیوان سی
چراغون کی ترپولیئی جا بجا — اور انمین وہ بازاریون کی صدا
کوئی پان بیچی کہیلون کوئی — [illegible] سلونی کوئی
تماشائیون کا جدا ایک ہجوم — پتنگی گرین جون چراغان پہ جہوم
کڑکنا وہ نوبت کا باجونکی ساتہہ — گرجنا وہ دہونسونکا ڈنکونکی ساتہہ
براتی ادہر اور ادہر جوق جوق — وہ آواز قرنا اور آواز بوق
وہ کالی پیادی اور اونکی نفیر — کہ تا چرخ پہنچی صدا اونکی چیر
وہ آرایش اور گل کئی رنگ کے — وہ ناتہی کہ دو دیو تہی جنگ کے
وہ ابرک کی ٹٹی وہ مینی کی جہاڑ — کہی تو کہ تنکی کی اوجہل پہاڑ
دو رستہ برابر برابر وہ تخت — کسی پہ کنول اور کسی پر درخت

[illegible]

کرون راگ اور ناچ کا کیا بیان ... قدیمی کسی وقت کا سا سمان
وہ ارباب عشرت کا آپس مین مل ... جمانا کہڑی راگ کا دیکے دل
وہ امین کی تانین ادہر اور ادہر ... ملی سر طنبورون کی یکدگر
اور اوس صف سی ایک چہوکر نکل ... جتانا ہنر اپنا پہلی پہل
اولٹنا وہ ٹہوکر کر دی ردکی تال ... وہ بوٹا سا قد اور کہڑی کی چال
کبہی پرملون مین دکہاتی ادا ... کہ جون لوٹ کر ہو دی بجلی ہوا
کبہی گہنٹ سری ناچنا ذوق سی ... کہ تیورا کی عاشق کری شوق سی
ادہر کی تو پہر گت اور اوس کا سہاو ... اودہر اوٹ مین نایکہ کا بناو
کہڑی ہو کی وہ گہونگٹ حقی کی لی ... چہپایان اور رنگ ہو نونیہ دی
انگوٹہی کی لی سامنی آرسی ... وہ صورت کو دیکہہ اپنی گلزار سی
اولٹ آستینین اور مہر لکا چاک ... نئی سر سی انگیا کو کر ٹہیک ٹہاک
بنا کنگہی اور کر کی ابرو درست ... جہٹک دامن اور ہو کی چالاک و چست
وہ بیٹہی کو سر پر اولٹ اور سنبہل ... یکایک صف چیر آنا نکل
پلک گان اور گہونگرو نلواد ٹہا ... پہن پانون مین اپنی سر سی چہوا
ادہر اور اودہر کہہ کی نرہی ناتہہ ... چلی ناچنی آنا سنگت کی ساتہہ
فتح چند کی نانا [illegible] ... لجائی ہوئی چاند سی صورت ایک
کبہی ناچنا اور گانا کبہی ... رجہانا کبہی اور ہنسانا کبہی
خوش آوازیون سی وہ گانا سہاگ ... دکہانا ہر ایک مین اپنا کمال
وہ شادی کی مجلس وہ گانی کا رنگ ... وہ بیٹہی ہوئی اور وہ دل کی ترنگ
وہ دہولون کی گہی کہنا رئی نا... ... وہ بیٹہی ہوئی رنڈیون کی قطار
وہ جڑوان کی تپی اٹہی ہر طرف ... غم دل جسی دیکہہ ہو ہر طرف
ادہر کا تو یہہ رنگ تہا اور ادہر لاگ ... ...نیا ہر ادہر گہوڑیان اور سہاگ
وہ گہڑی سی شادی مبارک وہ دہوم ... وہ ٹولی سلونی وہ میٹہی سی بول

تو یہی کا عالم کوئی اب کہین [illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ جلوے کا ہونا وہ شادی کی دہوم ٭ وہ آپس مین دولہ دولہن کی رسوم
کسی نی پیامی سے پہنچ آن کر ٭ کوئی گالیان دیگئی جان کر
سہاگا گئی کان کو کوئی لگا ٭ گئی کوئی دولہن کی جوتی چہوا
وہ شیرین جو بیٹہی تہی شیرین بنے ٭ نبات اوسکی چٹکی بنی کو سبنے
چٹائی نبات اوسکو اس گہات سے ٭ کہ ڈہکا دیا پہر کہڑی بات سے
زبس دل تو تہا اوسکا ہرجا پہ بند ٭ سبہی چاہی اوسنی چٹکی کر پسند
اوٹہالی ڈلی اوسکی آنکہون سی یون ٭ کرین نوش بادام شیرین کو جون
ڈلی وہ جو ہونٹون کی تہی لب تلے ٭ وہ مصری کی منہہ سی اوٹہالی تلے
کمر سی اوٹہاتی ڈلی اس طرح ٭ کہ ہان ہون نہین کی نہین جس طرح
ذرا پاؤن پرکی اوٹہاتے اڑا ٭ نہین اور ہان کا عجب غل پڑا
یہہ ظاہر کی تکرار تہے بار بار ٭ وگرنہ دل اوس پاؤن پر تہا نثار
عجب طرح کی رنگ رلیان ہوئین ٭ کہ باتین وہ مصری کی ڈلیان ہوئین
وہ سب ہو چکی جب کہ رسم و رسوم ٭ سواری کی ہونی لگی پہر تو دہوم
سحر کا وہ ہونا وہ تڑکے کا وقت ٭ وہ دولہن کی رخصت وہ رونیکا وقت
گہڑی سب کا لاچار منہہ دیکہنا ٭ کہ یارب یہہ کیا ہی جہان پیکہنا
وہ دولہن کا رو رو کی ہونا جدا ٭ وہ [illegible] جدا
نکلتی وہ جانا محل سے جہیز ٭ کہ جون چشم سی اشک ہو موج خیز
یہان موت ہی اہل عرفان کو ٭ کہ جاتا ہی ایکدن یون ہین جان کو
وہ جو دردمندی سی ہین آشنا ٭ وہی شادی کا لیتی ہین غم سی مزا
وہ دولہنی دولہن کو وہی اوٹہا ٭ بٹہایا محافے مین آخر کو لا
چلی لیکی جنڈول جس دم کہار ٭ گیا وہ طرف سی زر او سیم نثار
گہڑی تہی جو وہان چشم کو ترکیے ٭ سو موتی انہون نی پچہاور کیے
ادہر اور ادہر اپنی سہری کو چیر ٭ وہ ایک چاند سا منہہ دکہا بی نظیر

کرتا اوسکو فرزندی مین اپنی لا
غرض ہر طرح کر رضامند اوسے
کیا حال مین اپنی پابند اوسے
[illegible]

خوشی سی لئی حرمت و جان و مال — چلی شہر کو اپنی وہ جال جال
وہ نجم النسا اور وہ فیروز شاہ — فلک پر سی ہو مثل خورشید و ماہ
رضا اون سی لیکر اوسی آن مین — گئی شاد و خرم پرستان مین
یہہ اقرار چلتی ہوئی کر گئے — کہ گو تم ادہر اور ہم ادہر گئے
تم اس غم سی مت ہو جیو سینہ ریش — کہ ہم تمسی ملتی رہینگی ہمیش
تسلی وی دی کر ادہر کو چلے — یہ ادہر لئی اپنے لشکر چلے

داستان بی نظیر کی بدر منیر کو اپنی وطن لیجانی اور ماں باپ سی ملاقات کرنین

پلا ساقیا آخری ایک جام — کہ ہوتی ہی اب یہہ کہانی تمام
وہ نزدیک پہنچی جب اوس شہر کی — کیا پاس جا خیمہ ایک نہر کے
کیا جب کہ خلقت نی تفتیش حال — اور آنکھوں سی دیکھا وہ بدر کمال
پڑا شہر مین یک بیک پہر یہہ غل — کہ غایب ہوا تہا سو آیا وہ گل
خبر یہہ ہوئی جب کہ ماں باپ کو — کیا گم اونہوں نی وہین آپ کو
نہ بس چل تو تہا پاس ہی سی بہرا — یہہ سمجہا تہا اور پانون گئی تہر تہرا
لگی رونی آپس مین زار و نزار — کہا ہائی ہمکو نہین اعتبار
نہ اینگی ہم ہمارا حبیب — یہہ دشمن ہین اپنی ایسی نصیب
یہہ ہو گا کہ ہی شخص اک خوش خصال — نہین آپ ہی ہون گرفتار حال
کوئی اسکا وارث تو آخر نہین — وہین لیکی دی یہہ جھگڑا کہین
کہا سب نی صاحب چلو آپ ہی — یہ بیٹا تمہارا وہی ہی دہے
مگر سنا جب کہ بیٹی کا نانون — چلا پہر تو روتا ہوا ننگی پانون
وہ آتا تہا جیسی کہ بیٹا ادہر — پڑی ہی بات پر جو یکا یک نظر
جو مین اپنی کعبہ کو دیکھا ردان — چلا سر کی بہل بی نظیر جہان
گرا پانون پر کہہ کی یہہ باپ کی — خدا نی دکہائی قدم آپ کی
سنی یہہ صدا جو ہین اوس ماہ کی — تو اوس غم رسیدہ نی ایک آہ کی

تاریخ مرزا قتیل

جہون مین گر اوس سپاہ کی دہوم دہام
تو پہر یہہ کہانی نہ ہوتی تمام

بنا اونکی تقدیر کا جو بناو
نکالی انہون نی یہہ سب دلکی چاو

وہ جیسی کہ اوس باغمین تہی خزان
بسی آکی پہر اونمین سب گلرخان

محل مین عجایب ہوئی سب چہچہی
وہ مرجہائی گل پہر ہوئی سب لہلہی

ہوا شہر پر فضل پروردگار
وہی شاہزادہ وہی شہریار

وہی لوگ اور وہ وہی چرچی تمام
وہی ناز انداز کی اپنی کام

وہی بلبلین اور وہی بوستان
شگفتہ گل و مجمع دوستان

انہون کی جہانمین پہری جیسی دن
ہماری تمہاری پہرین ویسی دن

ملین سبکی بچہڑی سب آکی تمام
بحق محمد علیہ السلام

ہوئی جیسی وہ شاد ہون شاد ہم
رہین شہر مین اپنی آباد ہم

رہی ستاکو اب عالی جناب
کہ ہی آصف الدولہ جسکا خطاب

خوشی اوسکی ہی سرو باغ مراد
رہی روشن اوسکا چراغ مراد

بحق حسین و بحق حسن
رہون شاد مین بہی غلام حسن

ذرا منصفو داد کی ہی یہہ جا
کہ دریا سخن کا دیا ہی بہا

زبس عمر کی اس کہانی مین صرف
تب ایسی یہہ نکلی ہین موتی سی حرف

جوانی مین جب بن گیا ہون مین پیر
تہ ... ہوئی ہین سخن بی نظیر

نہین مثنوی ہی یہہ ایک پہلجہڑی
مسلسل ہی موتی کی گویا لڑی

نئی طرز ہی اور نئی ہی زبان
نہین مثنوی ہی یہہ سحر البیان

رہیگا جہان مین مرا اس سی نام
کہ ہی یادگار جہان یہہ کلام

پر ایک بات پر دل کو مین خون کیا
تب اسطرح رنگین یہہ مضمون کیا

اگر واقعی غور کیجئی
صلہ اسکا کم ہی جو کچہہ دیجئی

غرض جسنی اسکو سنا یہہ کہا
حسن آفرین مرحبا مرحبا

منصف سنینگی کہین گی سبہی
نہ ایسی ہوئی ہی نہ ہوگی کبہی

تاریخ طبع از ...

تاریخ فخر الدین ماہر

تمام

۱۲۳۴

بتاریخ ... ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۵

فہرست داستانہای مثنوی سحر البیان

U16327

Title - Mashnawi Meer Hasan.

Creator - Meer Hasan Dehelvi

Publisher - Alvi Ali Bakhsh Khan Lucknavi (Kanpur)

Date - Not Available

Pages - 56

Subject - Urdu Shayari - Mashnawi.